وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ

بمطبع حسنی واقع دهلی مطبوع گردید

مناظرہ فرق ۱۲
۲۲۹ء
۱۵۳۵۱
موجود درت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدانا الی سبل الایمان والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ
الذی ارشدنا طرق الامان وعلی الہ الاطہار واصحابہ الاخیار الابرار الی یوم
اما بعد مسکین محمد قطب الدین بخدمات عالیات بہائی مسلمانونکے بعد ابلاغ سلام کے
حسب حدیث النصح لکل مسلم کے التماس کرتا ہی کہ عرصہ تخمیناً چالیس بیالیس ۴۲ برس کا
گذرا کہ بعد تشریف لیجانے حضرت سید احمد صاحب و مولانا محمد اسماعیل صاحب و مولانا
عبد الحی صاحب کے طرف پنجاب کے بعضے مفسدین مزاجونکی خیال مین کچھہ انکار تقلید ائمہ دین
متین علیہم الرحمۃ کا آیا تہا اور تخم عناد کا فقہا و فقہ کی طرف سے خصوصاً جناب امام صاحب کی
طرف سے اونکی دلمین جما تہا منجملہ اونکے مولوی عبد الحق بنارسی نے مدعی خلافت حضرت سید احمد
کے بنکر اور اس پردہ مین داد خوب بے مذہبی کی دیکر بہت مسلمانونکو بہکایا اور فساد نو احداث
مذہب کا پہیلایا تہا سو اوس مرتبہ مین پورب کے دیندار لوگون اور مریدون خاص اور خلفا حضرت
سید احمد صاحب نے فتوی حرمین شریفین سے طلب کی چنانچہ چار دن وہانکی مفتیون نے اور تمام

وہان کی دیگر علمائے مثل شیخ محمد عابد سندھی مصنف طوالع الانوار حاشیہ در مختار وغیرہ
نے بالاتفاق لکھدیا کہ ایسے لوگ گمراہ اور گمراہ کرنیوالے ہین اور اوس فتوی پر مواہیر ثبت
ثبت فرمائی بعد اسکے اوس فتوی پر تمام علماء و مدرسین کلکتہ وغیرہ نی خصوصاً خلفا حضرت
سید احمد صاحب نے مہرین اپنی کین اور ایسے لوگونکی گمراہی پر اتفاق ہوا اسی عرصہ مین مولوی
محمد وجیہ الدین صاحب جو مدرس اول مدرسہ کلکتہ کے اور سرامد علماء پورب سے ہین ایک رسالہ
موسوم بہ نظام الاسلام تالیف کیا کہ خوب مدلل بہ آیات و احادیث ہی اس فرقہ فتنہ انگیز کرد
مین اور راستدلالات اپنی مذہب حنفی مین اور رفع شکوک مخالفین مین کہ خوبی اوسکی دیکھنیسے
معلوم ہوتی ہی اور اوسپر تمام علماء کلکتہ وغیرہ کیا مدرسین اور کیا خلفا حضرت سید احمد صاحب کے
مواہیر ثبت کرائین تب لامذہب خائب و خاسر ہوئے بعضے ساکت ہوئے اور بعضون نے تقیہ پر کام
فرمایا مگر شور و فساد کا جو طوفان تہا وہ مٹ گیا اور نابود ہوا بعد اوسکے ایک عرصہ کے بعد ایک
شخص عبد اللہ صفی پور کی دماغ مین پہر خلل پیدا ہوا اور مکہ معظمہ مین وہ اسی جرم مین قید ہوا
اور بہت ذلت و خوار اوسنی اوہان سے بمبئی کلکتہ کے تب وہان سے اوسنے توبہ کا اظہار کرکے
بباعث بعضے رحم فرماؤن کے اجازت کے رہائی پاکر اور کلکتہ شہر و نمین پھر پہرا کر دہلی مین آکر وہی
فساد لامذہبی کا پہلانا شروع کیا بہتونکو لامذہب بنایا اور کتنونکو شبہ مین ڈالکر تباہ کیا اسوقت
مین جناب مولانا محمد اسحٰق صاحب مرحوم اور مولوی محبوب العلی صاحب مرحوم اور مولوی عبد الخالق
صاحب مرحوم دہلی مین موجود تہے اور یہہ صاحب ایسے لوگونسے بہت ہی ناراض رہتے تہے اور انکی
کلمات سنکر چہرہ مبارک حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب کا سرخ ہوجاتا تہا اور فرماتے تہے کہ یہہ

لوگ ضال ہین اور مولوی محبوب العلی صاحب ایسے لوگو بہتر فرقہ کا ملعونہ فرماتے ہے اور
قلع قمع ان لوگون کا بوجہ احسن کرتے تہی اور کوئی لامذہب اونکی سامنی دم نہ مار سکتا تہا
اور مولوی عبد الخالق صاحب بھی انکا رد و گد بوجہ احسن فرماتی تہے اور خوب انکی گت کرتی تہے
اور فرماتی تہی کہ یہہ لوگ جہوٹی رافضی ہین چنانچہ اوسوقت کی لوگونکو خوب معلوم ہے اور جو جو
کہ سمجہہ کچہہ رکہتے تہے وہ بہی نہایت رنج اوٹہاتے تہی منجملہ اونکی سید نذیر حسین صاحب نے
بہی دفع اس فتنہ مین بہت سعی کی کہ مولوی حقی اور عبد المجید پوربی سے اسباب مین بہت
گفتگو کرکے اون کو ساکت کیا بلکہ اونکی جوابات شکوک مین ایکرسالہ لکہا اور اوسمین تعریض امام
صاحب کے اور حقیت مذہب حنفی کے اور جواب مخالفین کے اور مرجوحیت مذہب غیر کے
بیان کی اور رواۃ احادیث پر جو خلاف حادیث متمسک مذہب حنفی کی ہین جرح و قدح بوجہ احسن
فرماکر اونکو ضعیف جتایا اور بارہا اپنی زبان مبارک سے ان لامذہبونکو رافضیونکا بہائی کہا
لیکن عبد اللہ صفی پوری اور اونکی اتباع نے نمانا آخر لاچار ہوکر سب نے صلاح و مشورہ سی کہ اونمین
خاص سید نذیر حسین صاحب اور مولوی خواجہ ضیاء الدین صاحب بہی شریک ہے سن ایکہزار
دوسو جون ہجریہ مین ایک ستہا مولانا محمد اسحق صاحب نواسہ و جانشین حضرت شاہ عبد العزیز
رحمۃ اللہ علیہ کے روبرو پیش کیا اونہون نے اوسکے جواب مین تقلید امام معین کو واجب مخیر اور سنکر
اوسکیکو ضال ارقام فرمایا پہر اوس فتوی پر دیگر علماء شہر نے بہی کچہہ کچہہ عبارتین لکہکر
مہرین کین اور نام اون علماء کی یہہ ہین مولوی مفتی محمد صدر الدین صاحب و مفتی اکرام الدین
صاحب و مفتی رحمت علی صاحب و مولوی عبد الخالق صاحب اوستاذ سید نذیر حسین صاحب

ومولوی محمد حیات کا رصاحب ومولوی مملوک العلی صاحب ومولوی سید محمد صاحب وبیان
شاہ احمد سعید صاحب سجادہ نشین شاہ غلام العلی صاحب مرحوم ومولوی محمد علی صاحب رامپوری
خلیفہ سید احمد صاحب برادر مولوی حیدر علی صاحب ومولوی محبوب العلی جعفری تلمیذ خاص
مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کے پھر اس فتوی کا ترجمہ مولوی محبوب العلی صاحب نے اس ڈھنگ
کیا کہ ہر جواب مولوی کا ایک باب منعقد کیا پہلے ترجمہ لکھا پھر خلاصہ کیا اور اوسکو ایک رسالہ بنا کر نام
فتح الاسلام رکھا پھر اس رسالہ کو مولوی خواجہ ضیاء الدین نے کلکتہ کو واسطے چھپنے کی پاس حاجی
عبد اللہ صاحب کے ہمدست اخون ہارون کے ارسال کیا حاجی صاحب نے وہ فتوی حرمین شریفین کا
جسکا پہلے ذکر ہو چکا اس رسالہ مین منضم کر کے چھپایا اور اس رسالہ کا نام تنبیہ الضالین رکھا
اور وہ رسالہ یہان دہلی مین آیا اور کئی بار چھپا خدا کی فضل سے مذہب لا مذہبونکا نابود ہوا اور اگرچہ
بعضے اوسی وطیرہ ہی پر رہے لیکن دبے ہوئے اور تقیہ مین اپنا کام نکالتے رہے اس بیچمین مکہ معظمہ مین
کئی بار ایسے لوگ سزایاب ہوئے بعضے تائب ہوئے بعضے نکالے گئے پھر اس بلا کے دفع مین سید نذیر حسین
صاحب بجان و دل ہمارے ساتھ رہے حتی کہ تنویر العینین کے مضامین کے رد مین جسکو لوگ منسوب مولانا
اسمٰعیل کیطرف کرتے ہین مدلل اکمل رسالہ زبان عربی مین لکھا اور سورہ فاتحہ کی نہ پڑہنی مین بھی امام
بھی ایک رسالہ لکھا اور اخفاء آمین اور عدم رفع یدین وغیرہ مین بھی خوب خوب عبارتین اور روایتین
لکھین اور لکھا کہ عدم رفع یدین نماز مین اصح ہی اور رفع منسوخ اور مذہب حنفی کی بہت سی تعریفین
لکھین چنانچہ وہ ابتک سب کے پاس موجود ہین اور چونکہ سید صاحب اس فقیر سے نہایت
محبت رکھتے ہے ہر جمعہ کو میرے ہان آتی اور بارہا فرماتی کہ ہم اور تو کچھ جانتی نہین ہمکو کوی بتا دی

کہ فلانا مسئلہ حنفیہ کا خلاف قرآن یا حدیث کی ہی دیکھو تو ہم کیسا قرآن وحدیث سے ثابت
کرتے ہین اور ایک صاحب نے پوچھا کہ تقلید ایک امام کی کیا واجب ہے سید صاحب نے کہا کہ واجب
کیا بلکہ فرض ہے جو تہائی سر کا مسح کوئی نکر لیگا تو وضو حنفی کا صحیح نہو گا پھر بعد ایک عرصہ
کے بعضی لوگونکو شیطان نے ورغلانا کہ وہی سو سے پھر پیدا ہوئی اور تقلید مذہب خاص کو بدعت
وضلالت و شرک بتانی لگے بلکہ ایک فتوی ٹونک کے نام سے منگا کے چھپوایا اوسوقت مین
میرزا فتح الملک و لیعہد زندہ تہی اونکی ایما سے مولوی بشیر الدین صاحب کہ وہ بھی بہادر
کے ہان منسلک تہے وجوب تقلید امام معین مین فتوی لکھا اور اوسپر تمام علمار شہر کی مواہیر ثبت
ہوئین پر چالاندہبی کا نہ رہا پر چپکی چپکی اپنا جرگہ باندہتی رہی بعد غدر کے لاندہبیون نے یہہ رویہ
اختیار کیا کہ سید نذیر حسین صاحب کے پاس حلقہ باندہ باندہ کر بیٹہنا شروع کیا کیا مسجد مین اکیلے اونکی
مکانپر اور جب کوئی بات لاندہبی کی مونہہ سے نکالین یا عمل کرین تو حوالہ سید صاحب کا دین ہم لوگ
اونکو جہٹلاوین کہ تم جہوٹی ہو وہ ایسے ہرگز نہین ہین اور جو کوئی صاحب سید صاحب سے اونکا
مقولہ کہی کہ وہ آپکا حوالہ دیتی ہین تو سید صاحب یہہ فرماوین کہ وہ جاہل ہین اونکا کیا اعتبار
آخر نوبت بایںجا رسید کہ امامون پر اور اونکی اتباع پر کہلم کہلا لگے تبری ہونے اور اتخذوا احبارہم
کے مصداق لگے ٹہہرانی تو حنفیون نے وہی فتوی مولوی بشیر الدین صاحب کا نکالا اور جن جنکی مہرین
اوسپر بسبب فوت ہونے لیعہد مرحوم کی نہوئین تہی کرائین چنانچہ سید نذیر حسین صاحب نے یہہ عبارت
لکہکر مہر کی کہ جو کوئی مذہب خاص کی پیروی کو بدعت وضلالت کہی وہ مردود گمراہی چنانچہ فتوی
چہپ گیا پر لاندہبیون نے نہ مانا اور لاندہبی مین زیادہ مصر ہوئے اور نشست برخاست سید صاحب

زیادہ رکھنی لگے اور سید صاحب کو ایسا درغلانا اور اپنی ساتھ سانٹھنا کہ سید بھی اونکی ممنونی و
مشکور رہین لٹو بنکر اونکی حمایت لگی کرنے اور لگی کہنے کہ مین تو بیس بائیس برس سے آپ ہی تہا پر
کسیے کو معلوم نتہا اور مین کیا کرون مجکو تو یونہین سوجہتی ہے تب فقیر نے بعد استخارہ مسنونہ کے
دو رسالے ایک **تنویر الحق** اور دوسرا **توفیر الحق** لکہا اور اونمین دلایل اپنی مذہب کے
قرآن و حدیث و اجماع امت سے لکہے اور وجوب تقلید امام معین کی جو سید صاحب فرمایا کرتے
ہے کتب معتبرہ سے لکہے سو تنویر الحق کے جواب مین رسالہ معیار لکہا کہ اوس سے تمام مقلدین کیا
اولیا اور کیا علما و صلحا متقدمین و متاخرین مشرک و بدعتی ٹہہری سید صاحب کے ذات سی بعید ہے
کہ ایسے واہیات لکہین اگرچہ اسکام سے وہ ہمارے دیار مین ایسے بدنام و خوار ہوئی ہین کہ حاجت
بیان کی نہین پر اوسکو بہی اونہون نے اپنا نام و نمود سمجہا غرضکہ جب معیار چہپی اور ملکو نمین اوسکی
گمراہی پہیلی اور اطراف و جوانب سے اوسکے پیرو نکی گمراہی اور لامذہبی اور فساد اور انکار تابعیت
امام اور تقلید معین کی شکایت مین فقیر کے پاس خطوط پہونچی تو اگرچہ اوس معیار کے کئی جگہہ
رد بخوبی ہوئی اور ہورہے ہین اور تمام اوسکے مؤلف کی دہوکے بازیان اور سرقے اور بیدیانتیان
اور ابلہ فریبیان اور تجاہل عارفانہ اور ہٹ دہرمیان ظاہر ہورہے ہین بلکہ ایک رسالہ
مدار الحق نام جو رد مین اوسکے مولوی **محمد شاہ** صاحب نے بسعی تمام کتب معتبرہ اہل سنت
و جماعت سے یعنے قرآن و حدیث و اصول و فقہ و عقائد وغیرہ سے لکہا ہی وہ اتمام کو پہونچا ہے
عنقریب چہپا ہی انشاء اللہ تعالے اوسکی کیفیت حقیت کی دیکہنے سی معلوم ہوگی اور حق تو یہہ ہے
کہ جیسے وہابی نے کہا ہے کہ حلال نہین ہے اوس کسیکو کہ تصحیح حاکم پر غرہ ہووے جب تک کہ معقبات

اور تحقیقات میر یکونہ دیکھے اسیطرح حلال نہین اوسکو کہ جو معیار کو دیکھہ کر غرہ ہووے جبتک
رسالہ مدار الحق مولفہ مولوی محمد شاہ کو ندیکھی پر تھوڑا عرصہ ہوا کہ اس عاجز نے واسطے مزید
حفاظت عوام و خواص کے ایک استفتا علماء مصار دیار ہند و ولایت پیش کرکے جواب اوسکا
لیا اور مواہیر اونکے اوسپر کرائین پھر اب اس برس ۱۲۸۴ چوراسی ہجریہ مین کہ جو نواب محمد محمود علی خانصاحب
والی قصبہ جہتاری واسطے حج کے بیت اللہ شریف مین معہ قافلہ حاضر ہوئی اور یہہ فقیر بھی
اونکی ہمراہ تہا اس فقیر نے وہی استفتا ساتھہ تھوڑے سے فرق کی بسبب مزید عبارات اور
دلائل اور نقول علما، اور صفائی عبارت کے حرمین شریفین کے مفتیون اور علماء کے آگی خود پیش کرکے
جواب حاصل کیا اور اونکے مواہیر سے اوسکو مزین کیا تا جو کوئی اوسکو بغور دیکھے راہ مستقیم سے
نہ ڈگی اور ترجمہ اوسکا اردو کراکر بطور رسالہ کے مرتب کیا اور نام اوسکا تحفۃ العرب والعجم
رکھا اور اس فقیر نے بارہا حرمین شریفین مین استخارہ مسنونہ کیا اور بالحاح تمام دعا کی کہ یا الٰہی
اگر یہی راہ جدید حق ہی تو ہمکو بھی اسیکی طرف ہدایت ہووے الا ان اسکو راہ قدیم کی طرف ہدایت ہو
لیکن جب استخارہ کیا یہی قلب پر الہام ہوا کہ لاکہون کروڑون اچھے لوگ کیونکر خلاف حق کے ہو سکتے
ہین کہ حضرت نے فرمایا ہی علیکم بالسواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار
رواہ ابن ماجۃ یعنے پیروی کرو جماعت کثیر کی ف مراد اس سے یہہ ہے کہ جسپر اکثر مسلمان
ہون کما قال الملا علی القاری بن بلا شبہ جو کوئی الگ ہوا جماعت سی الگ کرکے دوزخ مین ڈالا
جاویگا اور فرمایا ان اللہ لا یجمع امتی او قال امۃ محمد علی ضلالۃ ویدا
اللہ علی الجماعۃ من شذ شذ فی النار رواہ الترمذی

یعنے بلاشبہ اللہ نہیں جمع کرتا ہے میرے امت کو یا فرمایا امت محمد کو گمراہی پر اللہ کا ہاتھ
جماعت پر ہے جو کوئی الگ ہوا جماعت سے الگ کر دالا جاویگا دوزخ میں نقل کی یہہ ترمذی نے
ف ہاتھ اللہ کا جماعت پر یعنی محافظت اور مدد اور توفیق اور تائید اللہ تعالی کی ہی جماعت پر
یہہ خاصیت ہے اس امت مرحومہ کے اللہ تعالی نے عطا فرمائی ہی کہ جس پر امت حضرت کی متفق ہوتی ہے
حق ہی ہوتی ہی فقط اور فرمایا اِنَّ الشَّیْطٰنَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ کَذِئْبِ الْغَنَمِ
یَاْخُذُ الشَّاذَّةَ وَالْقَاصِیَةَ وَالنَّاحِیَةَ وَاِیَّاکُمْ وَالشِّعَابَ وَعَلَیْکُمْ
بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ رَوَاہُ اَحْمَدُ یعنی تحقیق شیطان بھیڑیا ہے آدمی کا مانند بھیڑیئی بکری کے
کہ لیتا ہے بکری بھاگنے والی کو ریوڑ میں سے اور اوس بکری کو کہ دور ہو گئی ہو ریوڑ سے
اور اوس بکری کو کہ کنارے پر ہو ریوڑ سے اور بچو تم درون پہاڑ کیسے اور لازم ہی
تمہیں جماعت روایت کی یہہ احمد نے ف مراد یہہ ہے کہ جیسے بھیڑیا اکیلی بکری پر
بہت دلیر ہوتا ہی ایسے ہی شیطان اوس آدمی پر مسلط ہوتا ہے کہ جماعت علماء سی
الگ ہو کر نیا مذہب نکالتا ہی اور بچو درون پہاڑ کیسے یعنی شاہ راہ اسلام چھوڑ کر
گمراہیونکی کہاٹیونمیں مت بیٹھو بلکہ فرمایا مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ
رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ یعنی جو شخص کہ جدا ہوا
جماعت سی بالشت بھر یعنی ایک ساعت پس تحقیق نکالا اوسنے پٹہ یعنی ذمہ اسلام کا
گردن اپنی سے روایت کی یہہ احمد اور ابوداود نے یعنی اب اس درجہ کو پہنچا کہ شاید قید
اسلام اور بند احکام اوسکے سی باہر آوی بلکہ دور اہہ کی مثال حضرت نی مثال

منافق کی فرمائی ہی اس حدیث مین جو صحیح مسلم مین موجود ہے ۔ مَثَلُ
الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيرُ إِلَى هٰذِهِ مَرَّةً وَإِلَى
هٰذِهِ مَرَّةً یعنے منافق کی مثال اوس بکری کی ہے جو ماری مارے پھرتی ہو
دو ریوڑون مین کبھی اس ریوڑ مین اور کبھی اوس ریوڑ مین ف یعنی وہ کمبخت ادھر کا
نہ اودھر کا اور عرب کے علمار پر جو بعضے احمق لوگ طعن کرتے ہین بڑی خطا پر ہین اسلیے
کہ وہ خیر القرون کے رہنے والی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جن جگہہ کے
حق مین فرمایا ہے کہ تحقیق ایمان سمٹ آویگا طرف مدینہ کے جیسی کہ سمٹتا ہی سانپ طرف
بل اپنی کی روایت کیا ہے بخاری مسلم نے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق
دین البتہ سمٹ آویگا طرف حجاز کی یعنی مکہ اور مدینہ اور متعلقات اونکی جیسیکہ سمٹے
آتا ہے سانپ طرف بل اپنی کی اور البتہ جگہہ پکڑیگا دین حجاز مین جیسی کہ جگہہ پکڑتی ہے
بکری پہاڑ کی چوٹی پہاڑ پر روایت کی یہہ ترمذی نے مشکوۃ ف یعنی معنی یہہ ہین کہ
دین آخر زمانہ مین نزدیک ظاہر ہونے فتنون کی پھر آویگا طرف حجاز کی جیسیکہ شروع ہوا تھا
اول اوسسے ہرگز نہ چہ جای علمار کہ وہ بڑے مخلص اور بیغرض ہین ع چہ نسبت خاک را
با عالم پاک ۔ سبحان اللہ ایک تو وہ وقت ہمنے دیکھا کہ جناب مولانا محمد اسحاق
صاحب علیہ الرحمۃ کا کہ وقت پڑہانی حدیث کی جہان تعارض ہوا حدیث مین اور روایت
فقہی مین اوسیوقت حدیث تمسک حنفیہ کے بیان فرماکر دفع تعارض کا کردیا کہ پڑہنے
والی کو تسکین ہوگئی اور سوطنی بہ نسبت مذہب کی نہونے پائی بلکہ حقیت مذہب

اپنے دلمین خوب جم گئی یا یہہ وقت دیکھا کہ معاملہ ہی عکس ہوگیا کہ جو روایت
فقہی ظاہر مین مخالف حدیث کی معلوم ہوئی تو وہ توجیہ و تاویل جو شارحین مقبول
آلہی لکھہ گئے ہین قبول نکرکے اور فقہاء کو مخالف حدیث کا ٹھہراکر پر سنی والیکو خلجان
مین ڈال کر اور اپنی اجتہاد کو دخل دیکر شاگرد کو منکر فقہ اور فقہاء بناکر تقلید مذہب سے
نفرت دلاکر اپنے تقلید کے جال مین پہنساکر لامذہب بنایا مثل مشہور ہے بڑی بہو کو
بلاؤ کہ کھیر مین نون ڈالی حال آنکہ غیر مجتہد کو اپنی رائی سی فتوی دینا درست نہین
جیساکہ علمانے اکثر اصول اور فروع مین تصریح فرمائی ہے افسوس صد افسوس
ان لوگون پہ ہے کہ مذہب مجتہدین خیر القرون کا چہوڑکر تابع داری غیر مجتہد
نافہم اس زمانہ فساد انگیز کی کرتے ہین اور زبان طعن کی اکابر دین پر دن رات
جاری رکہتے ہین بیت چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد

میلش اندر طعنہ پاکان برد ؛ اَللّٰھُمَّ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ وَاَرِنَا
الْحَقَّ حَقًّا وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ؛

تَمَّ بِالْخَیْرِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی لہ الاسماء الحسنی والصلوٰۃ علی من لہ المعراج

سب تعریفین اللہ کیواسطے ہین وہ اللہ کہ اوسیکی واسطے نام نیک ہین اور رحمتین اوس شخص پر کہ اوسیکی واسطے معراج

الاعلی وعلی آلہ واصحابہ نجوم الوری واحبابہ وانصارہ ائمۃ الہدی

بہت بڑے ہی اور اوسکے اولاد اوسکی اور یارون اوسکے کہ ستارہ مخلوقات کی ہین اور اوسکی دوستون اور اوسکی مددگارون پر کہ امام ہدایت کی ہین

ما قولکم دام فیضکم یا علماء الحرمین الشریفین اہل الحجاز

کیا ہی قول تمہارا ہمیشہ رہے اللہ تعالی فیض تمہارا ای علمار مکہ اور مدینہ کی یعنے اہل حجاز

الذین ہم ملجاء الدین کما قال سیدنا ومولانا رسول اللہ صلی

کہ وہ پناہ دین کی ہین جیسا کہ فرمایا سردار اور مولی ہمارے رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم ان الدین یارز الی الحجاز کما تارز الحیۃ

اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہ دین سمٹیا دیگا طرف حجاز کے جیسا کہ سمٹ کر جاتا ہے سانپ

الی جحرہا ولیعقلن الدین من الحجاز معقل الاروئۃ من راس

طرف سوراخ اپنی کی اور البتہ جگہہ پکڑیگا دین حجاز مین مانند جگہہ پکڑنے بکری پہاڑ کے

الجبل رواه الترمذی فیما قال عمر وان التقلید غیر جائز لقوله

پہاڑ کی چوٹی پر نقل کیا ہے ترمذی نے اس مسئلہ میں کہا عمر نے کہ بیشک تقلید کرنے کسیکے جائز نہیں ہے واسطے فرمانے

تعالی یا ایها الذین امنوا اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر

اللہ تعالی کی اے لوگو کہ ایمان لائے ہو تابعداری کرو اللہ کی اور اللہ کے رسول کی اور اپنی صاحبان امر کے

منکم فان تنازعتم فی شیء فردوه الی الله والرسول الآیة فلذا قال

پس اگر جھگڑو تم کسی چیز میں تو رجوع کرو طرف خدا اور رسول کی اخیر آیۃ تک پس اسلیئے کہا

ابن حزم فی کتابه المحلی باب التقلید لا یحل لاحد ان یقلد احدا

ابن حزم نے اپنی کتاب محلی میں یہہ باب تقلید کا ہی نہیں جایز ہی کسیکے لئی یہہ کہ تقلید کری کسیکے

لا حیا ولا میتا وعلی کل احد من الاجتهاد بحسب طاقته انتهی

نہ کسی زندہ کی اور نہ کسی مردے کی اور لازم ہے ہر ایک پر اجتہاد کرنا بحسب طاقت اپنی کی تمام ہوا کلام ابن حزم کا

وقال ابو حنیفة واحمد ابن حنبل لا تقلدنی ولا مالکا ولا غیره

اور کہا ابو حنیفہ اور احمد بن حنبل نے کہ نہ تقلید کر میری اور نہ امام مالک کی اور نہ اور کسیکے

خذ الاحکام من حیث اخذوا من الکتاب والسنة انتهی بل هو

لے تو احکام کو جہاں سی لیا اونہوں نے کہ وہ کتاب اور سنت ہی تمام ہوا کلام دونوں کے بلکہ تقلید

شرک کما قال الله تعالی اتخذوا احبارهم ورهبانهم ارباباً

شرک ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ بگڑا ہی یہود و نصاری نے اپنے عالموں اور زاہدوں کو رب

من دون الله کما جاء تفسیره فی حدیث عدی ابن ابی حاتم

سوای اللہ کے جیسکہ آئی ہے تفسیر اسکے بیچ حدیث عدی بن ابی حاتم کے

الجواب فی التقلید

انه قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسمعتہ یقرأ فی سورۃ

کہ اونہون نے کہا کہ آیا مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور سنا مینے آپ سے پڑہتی تہے سورہ

برات کہ پکڑا یہود و نصاریٰ نے اپنے عالمون اور درویشونکو رب سوای اللہ کے فرمایا آپ نے

اما انہم لا یعبدونہم ولکنہم اذا احلوا لہم شیئا استحلوہ واذا

اگاہ ہو تحقیق وہ نہین پوجتے اونکو لیکن وہ جسوقت کہ حلال کرتے ہین اونکے لئے کسی چیز کو حلال جانتے ہین اوسکو اور

حرموا علیہم شیئا حرموہ رواہ الترمذی انتہی کلام عمرو

جسوقت حرام کرتے ہین اونپر کسی چیز کو حرام جانتے وہ اوسکو روایت کیا اسکو ترمذی نے تمام ہوا کلام عمرو کا

فقال زید ان التقلید جائز بالکتاب والسنۃ والاجماع والقیاس

پس کہا زید نے کہ بلاشبہ تقلید جائز ہی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور اجماع اور قیاس سے

فاما الکتاب فقال اللہ تعالی فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون

اسی پر کتاب پس فرمایا اللہ تعالی نے پس پوچہو تم عالمون سے اگر نہین جانتے ہو تم

وقال اللہ تعالی السابقون الاولون من المہاجرین والانصار

اور فرمایا اللہ تعالی نے سبقت کرنیوالے اول لوگ جو ہین مہاجرین اور انصار سے

والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ الایۃ واما

اور وہ لوگ کہ پیروی کی اونکی اچہی طرح راضی ہوا اللہ اونسے اور راضی ہوئے وہ اللہ سے اخیر آیہ تک اسی پر

السنۃ فاخرج عن معاذ بن جبل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سنت پس روایت کی گئی ہی معاذ بن جبل سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

بعث معاذا الی الیمن فقال کیف تقضی فقال اقضی بکتاب اللہ قال

بھیجا معاذ کو طرف یمن کی پس فرمایا کہ کیونکر حکم کریگا تو پس کہا معاذ نے کہ حکم کرونگا مین بموجب کتاب اللہ کے فرمایا آپ نے

فان لم تجد فی کتاب اللہ قال فبسنۃ رسول اللہ قال فان لم تجد

پس اگر نہ پاوے تو بیچ کتاب اللہ کے کہا معاذ نے پس حکم کرونگا بموجب سنت رسول خدا کی فرمایا آپ نے پس اگر نہ پاوے تو

فی سنۃ رسول اللہ قال اجتھد برائی قال الحمد للہ الذی وفق

بیچ سنت رسول خدا کے کہا معاذ نے اجتہاد کرونگا اپنی عقل سے فرمایا آپ نے کہ شکر ہے اوس خدا کا کہ توفیق دیدی

رسول رسول اللہ رواہ الترمذی وغیرہ من اھل الحدیث فذلک

بھیجے ہوئے رسول خدا کو نقل کیے یہہ ترمذی وغیرہ نے اہل حدیث سے پس یہہ

الحدیث صریح فی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعل معاذ

حدیث صریح ہے اسمین کہ بیشک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا معاذ بن جبل کو

بن جبل متبوع اھل الیمن وایاھم اتباعہ واما الاجماع فقال السیوطی

متبوع یمن والونکا اور یمن والون کو تابع دار معاذ کا اور اجماع پس کہا سیوطی نے

فی جزیل المواھب وبعض شراح کتب الاصول قال القرافی

بیچ کتاب جزیل المواہب کے اور بعض شارحین اصول کی کتابون کے نے کہا قرافی نے

قد انعقد الاجماع علی ان من اسلم فلہ ان یقلد من العلماء من شاء

کہ بیشک منعقد ہوا ہی اجماع اسپر کہ بیشک جو مسلم پس لازم ہے اوسکو یہہ کہ تقلید کرے علماء مین سے جسکے چاہے

من غیر حجر انتھی وقال عبد السلام فی شرح متن الجوھرۃ

بغیر منع کے اور کہا عبد السلام نے بیچ شرح متن جوہرہ کے

وقد انعقد الاجماع على ان من قلد في الفروع ومسائل الاجتهاد

اور تحقیق منعقد ہوا ہی اجماع اسپر کہ جو کوئی تقلید کری فروع مین اور مسایل اجتہادیہ مین

واحدا من هؤلاء برئ من عهدة التكليف واما القياس فلان تقليد عمدة ائمة

ایک شخص کے ان علما مین سے تو فارغ ہو جائیگا عہدہ تکلیف کے سی ہر قیاس پس تحقیق تقلید عمدہ امامون

الحديث كالبخاري ومسلم مثلا في تصحيح الاحاديث جائز بالاجماع

حدیث کی مانند بخاری اور مسلم کے مثلاً بیچ صحیح کرنے حدیثون کے جایز ہے بالاجماع

فكذلك تقليد عمدة ائمة الدين كابي حنيفة او مالك او الشافعي

پس ایسی ہے تقلید عمدہ امامون دین کی مانند ابو حنیفہ یا مالک یا شافعی

او احمد بن حنبل في المسائل كان جائزا بالاجماع لاتحاد العلة

یا احمد بن حنبل کی بیچ مسلون کے ہو گی جائز بالاجماع واسطے اتحاد علت کی

فالجواب عن الاية ان الخطاب في قوله تعالى فان تنازعتم في شيء

پس جواب آیت سے یہہ ہی کہ تحقیق خطاب بیچ قول اللہ تعالی کے فان تنازعتم فی شیء

فردوه الى الله والرسول لاهل التنازع فكان المعنى هكذا يا ايها

فردوہ الی اللہ والرسول کے واسطے اہل تنازع کی ہے پس ہونگی معنی یہہ سے وہ

الذين امنوا اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولي الامر منكم فان

لوگو کہ ایمان لائی ہو فرمان بردار کرو اللہ کے اور فرمان بردار کرو رسول اللہ کے اور اپنے صاحبان امر کی یعنی اپنی حکام پس اگر

تنازعتم في شيء من الاحكام فردوه الى الله والرسول اى الى كتاب الله

جھگڑون تم بیچ کسی چیز کے احکام مین سے پس رجوع کرو تم طرف اللہ اور رسول کی یعنے طرف کتاب اللہ

وَسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اَهْلَ الْعِلْمِ وَاِلٰى عَالِمِ كِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُولِ

اور سنت رسول اللہ کے اگر ہو تم اہل علم سے اور طرف عالم کتاب اللہ اور سنت رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ اَهْلِ الْعِلْمِ لِتَعَذُّرِ الرَّدِّ فِي زَمَانِنَا اِلَى اللّٰهِ وَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اگر ہو تم غیر اہل علم میں سے واسطے مشکل ہونے رجوع کی بیچ زمانہ ہماری کے طرف اللہ کے اور

رَسُولِهٖ فَوَجَبَ تَقْدِيرُ الْكَلَامِ كَمَا قُلْنَا فَدَلَّتِ الْاٰيَةُ عَلٰى وُجُوبِ التَّقْلِيدِ

رسول اوسکے پس واجب ہوئی تقدیر کلام کی جیسا کہ کہا ہمنے پس دلالت کیا آیت نے اوپر واجب ہونے تقلید کے

وَالْجَوَابُ عَنْ قَوْلِ الْاِمَامَيْنِ الْهُمَامَيْنِ اَللّٰهُمَّ خِطَابٌ

اور جواب قول امامون بزرگ کی سے یہ ہے کہ یہ خطاب ہے

لِمَنْ صَارَ مُجْتَهِدًا كَمَا صَرَّحَ بِهِ الْاِمَامُ عَبْدُ الْوَهَّابِ الشَّعْرَانِيُّ فِي الْمِيزَانِ

واسطے اوس شخص کے کہ ہو گیا ہی مجتہد جیسکہ بتلایا ہی اسکو امام عبدالوہاب شعرانی نے بیچ کتاب میزان

الصُّغْرٰى حَيْثُ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ شَخْصًا اِسْتَشَارَهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي تَقْلِيدِهٖ

صغری کے کہ کہا پہنچا ہمکو کہ بلاشبہ ایک شخص نے مشورہ لیا امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیچ تقلید اوسکی

اَحَدًا مِنْ عُلَمَاءِ عَصْرِهٖ فَقَالَ لَا تُقَلِّدْنِي وَلَا مَالِكًا وَلَا النَّخَعِيَّ وَلَا

کسی کی علمائے عصر اپنی سے پس کہا ابوحنیفہ نے کہ نہ تقلید کر میری اور نہ مالک کی اور نہ نخعی کی اور نہ

الْاَوْزَاعِيَّ وَلَا غَيْرَهُمْ خُذِ الْاَحْكَامَ مِنْ حَيْثُ اَخَذُوا مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

اوزاعی کی اور نہ اوروں کی لے تو احکام کو جہاں سے لیا اونہوں نے یعنے کتاب اور سنت سے

قُلْتُ هُوَ مَحْمُولٌ عَلٰى مَنْ لَهٗ رَاْيٌ وَقُوَّةٌ عَلٰى اِسْتِنْبَاطِ الْاَحْكَامِ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

کہتا ہوں مین کہ یہہ محمول ہے اوپر اوس شخص کے کہ واسطے اوسکی فکر ہو اور بر نکالنے احکام کی کتاب اور سنت سے

وَالَّا فَقَدْ صَرَّحَ الْعُلَمَاءُ بِاَنَّ التَّقْلِيْدَ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ ضَعِيْفٍ وَّ قَاصِرِ النَّظَرِ

ذالا پس تحقیق صریح بیان کیا علمانی یہہ کہ بلاشبہ تقلید واجب ہے اوپر ہر ضعیف اور قاصر نظر کے تمام ہوا کلام

اِنْتَهٰى وَذٰلِكَ لِاَنَّ الْمُجْتَهِدَ تَقْلِيْدُهٗ لِغَيْرِهٖ حَرَامٌ بِالْاِجْمَاعِ كَمَا تَقَرَّرَ فِيْ كُتُبِ

شعرانی کا اور یہہ اسلیے ہی کہ مجتہد کو تقلید کرنے اپنی غیر کی حرام ہے بالاجماع جیسا کہ مقرر ہے ہر

الْاُصُوْلِ وَالْجَوَابُ عَنْ قَوْلِ ابْنِ حَزْمٍ اَنَّهٗ لَا عِبْرَةَ لِكَلَامِهٖ

اصول کی اور جواب قول ابن حزم کے سے یہہ ہے کہ نہیں اعتبار ہے اوسکی کلام کا

فِيْ ذٰلِكَ لِكَوْنِهٖ مِنْ اَهْلِ الظَّوَاهِرِ لَا مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ بِدَلِيْلِ اَنَّهٗ اَنْكَرَ

اس مقدمہ میں واسطے اوسکے ظاہریوں میں سے نہ اہل سنت اور جماعت میں سے ساتھہ دلیل اسکی کہ اوسنے انکار کیا

الْقِيَاسَ حَيْثُ قَالَ فِيْ كِتَابِهِ الْمُحَلّٰى بَابُ اِبْطَالِ الْقَوْلِ بِالرَّاْيِ وَالْقِيَاسِ لَا يَحِلُّ

قیاس کا کہا اپنی کتاب محلی میں یہہ باب ہے باطل کرنے قول کا ساتھہ رائے اور قیاس کے نہیں درست

اَلْقَوْلُ بِالْقِيَاسِ فِي الدِّيْنِ وَلَا بِالرَّاْيِ لِاَنَّهٗ اَمْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى بِالرَّدِّ عِنْدَ التَّنَازُعِ اِلٰى

کہنا ساتھہ قیاس کے بیچ دین کے اور نہ ساتھہ عقل کے اسلیے کہ حکم کیا اللہ تعالے نے رجوع کرنیکا وقت جھگڑے کے طرف

كِتَابِهٖ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ فَمَنْ رَدَّ اِلَى الْقِيَاسِ اَوِ الرَّاْيِ تَعْلِيْلًا وَّرَاْيًا فَقَدْ خَالَفَ اَمْرَ اللّٰهِ الْمُعَلَّقِ

کتاب اللہ تعالے کی اور طرف رسول خدا کی پس جو شخص نے کہ رجوع کی طرف قیاس کی یعنے علت یا عقل کے پس تحقیق خلاف کیا حکم خدا کا

بِالْاِيْمَانِ وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى مَا فَرَّطْنَا بِالْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ وَقَوْلُهٗ تَعَالَى اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ

کہ شرط ہی ایمان کے اور قول اللہ تعالے کا نہیں چھوڑے ہی ہمنے کتاب میں کوئی چیز اور قول اللہ تعالے کا آج میں نے پورا کیا یعنی

دِيْنَكُمْ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ اِبْطَالٌ لِلْقِيَاسِ وَالرَّاْيِ اِنْتَهٰى وَاَيْضًا صَرَّحَ

دین تمہارا اور قول اللہ تعالے کا کہ قرآن میں بیان ہے ہر چیز کا باطل کرتا ہی قیاس اور رائی کو تمام ہوا کلام ابن حزم کا اور اسی

النووي في فصول مقدمة من شرح مسلم بأنه ظاهري حيث قال قال الشيخ ابو عمرو

نووی نے بیچ فصلون مقدمہ شرح مسلم کی کہ بلاشبہ ابن حزم ظاہری ہی اسلئے کہ کہا نووی نے کہا شیخ ابو عمرو

بن الصلاح رح وهكذا الامر في تعليقات البخاري بالفاظ جازمة ولم يصب

بن صلاح نے اور اسی طرح حکم ہے بیچ تعلیقات بخاری کی ساتھ الفاظ یقینیہ کے اور نہیں بیچا صواب کو

ابو محمد بن حزم الظاهري حيث جعل مثل ذلك انقطاعا قادحا في الصحة

ابو محمد بن حزم ظاہری جبکہ ٹھہرایا اوسنی اسکو انقطاع مضر صحت مین

واستروح الى ذلك في تقرير مذهبه الفاسد في اباحة الملاهي وزعم

اور راحت پکڑی ہی ابن حزم نی طرف اسکی بیچ مقرر کرنی مذہب فاسد اپنے کے بیچ مباح کرنے باجونکی اور گمان کیا اوسنے

انه لم يصح في تحريمها حديث مجيبا عن حديث ابي عامر او ابي مالك عن رسول

کہ تحقیق نہین صحیح ہے بیچ حرام کرنی باجون کے کوئی حدیث اس حالمین کہ جواب دیا ہی حدیث ابی عامر کیسی یا ابی مالک کیسی مروی ہے رسول

الله صلى الله عليه وسلم ليكونن في امتي اقوام يستحلون الحرير والخمر و

خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ البتہ ہونگے بیچ امتی کے کتنے ایک لوگ کہ حلال جانینگے ریشم کو اور شراب کو اور

المعازف فزعم انه وان اخرجه البخاري منقطع انتهى ولذا طرح المحققون

اور باجون کو پس کہا ابن حزم نی کہ تحقیق یہ حدیث اگرچہ روایت کیا اسکو بخاری نے منقطع ہی تمام ہوا کلام نووی کا اور اسی سے لی

قول داود الظاهري كما صرح به الامام النووي في شرح مسلم في باب

قول داود ظاہری کا جیسے کہ تصریح کی ہی اسکی امام نووی نے بیچ شرح مسلم کے بیچ باب

تحريم استعمال اواني الذهب والفضة من كتاب اللباس والزينة حيث قال

تحریم استعمال باسنون سونے اور چاندی کے کتاب لباس اور زینت سی جبکہ کہا

اعتبار کیا ہی محققون نے

قال اصحابنا انعقد الاجماع على تحريم الاكل والشرب وسائر الاستعمال

کہ کہا اصحاب ہمارے نے کہ منعقد ہوا ہے اجماع اوپر حرام کرنے کھانی اور پینے کے اور تمام استعمال کے

في اناء الذهب والفضة الا ما حكي عن داود الظاهري وقول الشافعي في القديم

بیچ باسنون سونے اور چاندی کے مگر جو کچھ کہ نقل کیا گیا ہی داؤد ظاہر یسے اور قول قدیم شافعی کیسی

فهما مردودان بالنصوص والاجماع وهذا يحتاج اليه على قول من يعتد بقوله

سو وہ دونوں رد کئی گئے ہین ساتھہ نصوص اور اجماع کی اور اسکی طرف حاجت ہوتی ہے اوپر۔ قول اوس شخص کے

داؤد في الاجماع والخلاف والا فالمحققون يقولون لا يعتد به لانخرام الاتفاق

کہ اعتبار کرتا ہی ساتھہ قول داؤد کی اجماع مین اور نہ خلاف مین ورنہ پس محققین کہتے ہین کہ نہ اعتماد کیا جاوے ساتھہ قول اوسکی کے واسطے خلل اتفاق کے

وهو احد شروط المجتهد الذي يعتد به انتهى كلام النووي الشافعي

اور وہ ایک شرطون مجتہد کیسی ہے کہ اعتماد کیا جاوی اوسپر تمام ہوا کلام نووی شافعی کا

والجواب عن الاية الثانية انه ليس معناه ما فهم بل

اور جواب دوسری آیت کا یہہ ہے کہ نہین ہین معنی اوسکی جو کچھہ کہ سمجھا عمر دبلکہ

معناه انهم يتبعونهم في تحليل ما حرم الله تعالى وتحريم ما احل الله

معنے اوسکے یہہ ہین کہ وہ پیروی کرتے ہین علماء درویشون کے پیچھے حلال کرنے اوسچیز کی کہ حرام کی اللہ تعالی نے اور پیچھے حرام کرنے

تعالى قال في تفسير الجلالين اتخذوا احبارهم علماءهم اليهود ورهبانهم

تعالی نے کہا ہی تفسیر جلالین کے پکڑا یہود و نصاری نے علماء اور فقیرون کو

عباد النصارى ارباباً من دون الله حيث اتبعوهم في تحليل ما حرم وتحريم

رب سوا اللہ کی جیسکہ پیروی کی اونکی پیچھے حلال کرنے اوسچیز کے کہ حرام کی اللہ نے اور پیچھے حرام کرنے

ما احل انتهی وقال فی التفسیر النیشاپوری ونقل عن عدی بن حاتم انه کان

اوہ بیچز کی کہ حلال کی اللہ نے تمام ہوا کلام جلالین کا اور کہا ہیچ تفسیر نیشاپور کے اور نقل کیا گیا ہی عدی بن حاتم سے کہ وہ تھا

نصرانیا فانتهی الی النبی صلی الله علیه وسلم وهو یقرأ سورة برأت فلما

نصرانی پس پہنچے طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حال مین کہ آپ پڑہ رہی تھے سورہ برات پس جبکہ

وصل الی هذه الآیة قال عدی انا لسنا نعبدهم فقال الیس یحرمون

پہنچے حضرت طرف اس آیت کی کہا عدی نے کہ بلاشبہ ہم نہین پوجتے علما اور فقیرون کو پس فرمایا حضرت نے کیا نہین حرام

ما احل الله وتحلونه ما حرم الله فقلت بلی فقال تلک عبادتهم انتهی

اوس چیز کو کہ حلال کیا اللہ نے اور نہین حلال کہتے اوس چیز کو کہ حرام کی اللہ نے پس کہا ہینی ہان پس فرمایا حضرت نے کہ یہی عبادت اونکی

والائمة الاربعة لیسوا من هذا القبیل فما کانوا مصداق هذه الآیة

اور چارون امام نہین ہین اس قبیل سے پس نہ ہوی وہ مصداق اس آیت کے

انتهی کلام زید فقال عمرو فلو سلم جوازه فالحصاره فی المجتهدین باطل

تمام ہوا کلام زید کا پھر کہا عمرو نے پس اگر مانا جاوے جواز تقلید کا پس منحصر ہونا تقلید کا مجتہدون کے باطل ہے

لقوله تعالی ولقد یسرنا القرآن للذکر فهل من مدکر ولکون الاجماع علی

واسطے فرمانے اللہ تعالی کے اور البتہ تحقیق آسان کیا ہمنے قرآن واسطے نصیحت کے کہ کوئی ہے نصیحت ماننے والا اور واسطے ہونے اجماع کے اور

ذلک قال القرافی وقد انعقد الاجماع علی ان من اسلم فله ان یقلد من شاء

اسکی کہا قرافی نے اور تحقیق منعقد ہوا اجماع اسپر کہ جو مسلمان لاوے پس واسطے اوسکی جائز ہی یہہ تقلید کرے

من العلماء من غیر حجر انتهی فالوقوف علی الترجمة العربیة بحسب اللغة

علماہین سے بغیر ممانعت کے تمام ہوا کلام قرافی کا پس واقف ہونا اور ترجمہ عربی کے فقط باعتبار لغت کے

كافٍ ومغنٍ فضلًا ان يكون عالمًا انتهى كلام عمرو فقال زيد ان

کافی ہے اور بے پروا کرنیوالا ہے حاجت اسکی نہین کہ ہو عالم تمام ہوا کلام عمرو کا پس کہا زید نے کہ بلاشبہ

انحصاره في المجتهدين واجب بالاجماع لان المفتي ليس الا المجتهد

منحصر ہونا تقلید کا مجتہدون مین واجب ہی بالاجماع اسلئے کہ فتوی دینے والا نہین ہوتا مگر مجتہد

بالاجماع قال الطحطاوي في شرح الدر المختار والشامي في رد المحتار

بالاجماع کہا طحطاوی نے بیچ شرح در مختار کے اور شامی نے بیچ رد مختار

شرح الدر المختار وصاحب البحر في البحر الرائق والرسائل الزينية قال

شرح در مختار کے اور صاحب بحر نے بیچ بحر الرائق کے اور رسائل زینیہ کے کہا

الشيخ ابن الهمام في فتح القدير قد استقر راي الاصوليين على ان المفتي

شیخ ابن ہمام نے بیچ فتح القدیر کے کہ تحقیق ٹھہری ہی رائی اصولیون کی اسپر کہ مفتی فقط

هو المجتهد واما غير المجتهد ممن حفظ اقوال المجتهد فليس بمفتي فالواجب عليه

مجتہد ہے اور رہا غیر مجتہد اون لوگون مین سے کہ یاد رکہی ہین اقوال مجتہد کی پس نہین ہی مفتی پس واجب ہے اوپر غیر مجتہد کے

اذا سئل ان يذكر قول المجتهد على وجه الحكاية انتهى وقال شيخ

کہ جب پوچہا جاوے اوس سے مسئلہ یہ کہ ذکر کرے قول مجتہد کا اوپر وجہ حکایت کی تمام ہوا کلام ابن ہمام کا اور کہا شیخ

الاسلام العيني في شرح الكنز في كتاب القضاء قال البزدوي اجمع العلماء

الاسلام عینی نے بیچ شرح کنز کے بیچ کتاب قضا کے کہا بزدوی نے کہ اجماع کیا ہی علماء

والفقهاء على ان المفتي وجب ان يكون من اهل الاجتهاد وان لم يكن من

اور فقہا نے اسپر کہ مفتی کو واجب ہے یہہ کہ ہو اہل اجتہاد سے اور اگر نہو

اهل

اَهْلِ الْاِجْتِهَادِ فَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يُّفْتِيَ اِلَّا بِطَرِيْقِ الْحِكَايَةِ اِنْتَهٰى وَقَالَ

اہل اجتہاد سے پس نہین درست ہے اوسکو یہہ کہ فتوی دے مگر بطریق حکایت کے تمام ہوا کلام عینی کا اور کہا

فِى الْفَتَاوَى الظَّهِيْرِيَّةِ فِىْ كِتَابِ الْقَضَاءِ اَجْمَعَ الْفُقَهَاءُ عَلٰى اَنَّ الْمُفْتِيَ وَجَبَ اَنْ

بیچ فتاوی ظہیریہ کی بیچ کتاب قضا کی کہ اجماع کیا ہی فقہا نے اسپر کہ مفتے واجب ہے یہہ کہ

يَّكُوْنَ مِنْ اَهْلِ الْاِجْتِهَادِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مِّنْ اَهْلِ الْاِجْتِهَادِ فَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ

ہو اہل اجتہاد سے پس اگر نہو اہل اجتہاد سی پس نہین درست ہے اوسکو یہہ کہ

يُّفْتِيَ اِلَّا بِطَرِيْقِ الْحِكَايَةِ اِنْتَهٰى وَقَالَ الْاِمَامُ الْاُسْتُرُوْشَنِىُّ فِىْ اٰخِرِ شَرْحِ

فتوی دے مگر بطریق حکایت کی تمام ہوا کلام ظہیریہ کا اور کہا امام استروشنی نے بیچ آخر شرح

مِنْهَاجِ الْاُصُوْلِ لِلْقَاضِىْ الْبَيْضَاوِىِّ اَنَّهُمْ اتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّ الْعَامِّىَّ لَا يَجُوْزُ لَهٗ

منہاج الاصول کے کہ کتاب قاضی بیضاوی کی ہی یہہ کہ علمانے اتفاق کیا ہی اسپر کہ عامی کو نہین جایز ہی

اَنْ يَّسْتَفْتِيَ اِلَّا مَنْ غَلَبَ عَلٰى ظَنِّهٖ اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْاِجْتِهَادِ وَالْوَرَعِ اِنْتَهٰى

یہہ کہ فتوی پوچھی مگر اوس شخص سے کہ غالب ہو اوپر ظن اوسکے کہ تحقیق وہ اہل اجتہاد اور ورع سی ہی انتہا تمام

وَقَالَ الشَّيْخُ ابْنُ الْهُمَامِ فِىْ اٰخِرِ تَحْرِيْرِ الْاُصُوْلِ مَسْئَلَةُ الْاِتِّفَاقِ عَلٰى جَوَازِ

اور کہا شیخ ابن ہمام نے بیچ آخر تحریر الاصول کے مسئلہ کہ اتفاق ہے علما کا اوپر درست ہونے

الْاِسْتِفْتَاءِ مِمَّنْ عُرِفَ اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْاِجْتِهَادِ وَالْعَدَالَةِ وَعَلٰى امْتِنَاعِهٖ

فتوی پوچھنے کی اوس شخص سے کہ جانتا ہی کہ وہ اہل اجتہاد اور عدالت سی ہی اور اتفاق ہے اوپر منع کرنے

اِنْ ظَنَّ اَحَدُهُمَا اِنْتَهٰى وَقَالَ الْاِمَامُ النَّوَوِىُّ فِىْ شَرْحِ مُسْلِمٍ فِىْ كِتَابِ الْاَقْضِيَةِ

اگر گمان کرے ایک اوس دونو کو تمام ہوا کلام ابن ہمام کا اور کہا امام نووی نے بیچ شرح مسلم کی بیچ کتاب اقضیہ کے

قال العلماء اجمع المسلمون على ان ذلك الحديث في حاكم عالم او اهل للحكم

کہا علماء نے کہ اجماع کیا ہی مسلمانون نے اوسپر کہ یہہ حدیث بیچ حق حاکم عالم اہل حکم کے ہے

فان اصاب فله اجران اجر باجتهاده واجر باصابته وان اخطاء

پس اگر پہنچا مطلب کو تو واسطے اوسکی دو ثواب ہین ایک ثواب بسبب اجتہاد اوسکے ہی اور ایک ثواب بسبب پہنچنے مطلب کے ہی

فله اجر باجتهاده قالوا فاما من ليس باهل للحكم فلا يحل له الحكم

تو اوسکے لیی ایک ثواب ہے بسبب اجتہاد اوسکے کہا علماء نے اسی پر جو شخص کہ نہ ہو اہل حکم کا پس نہین درست ہے اوسکو حکم کرنا

فان حكم فلا اجر له بل هو اثم ولا ينفذ حكمه فهو عاص في

پس اگر حکم کری پس نہین ثواب واسطے اوسکے بلکہ وہ گنہگار ہے اور نہین جاری ہوگا حکم اوسکا پس وہ گنہگار ہے بیچ

جميع احكامه سواء وافق الصواب ام لا وهي مردودة كلها ولا يعذر

تمام احکاموں اپنے کی برابر ہے کہ موافق ہو صواب کو یا نہ ہو اور وہ احکام رد کیے جاینگے سارے اور نہین معذور ہوگا

في شيء من ذلك انتهى فحصل من الاجماع ان المفتي هو المجتهد

بیچ کسی چیز کی ان مین سے تمام ہوا کلام نووی کا پس حاصل ہوا اجماع سے کہ بلاشبہ مفتی مجتہد ہی ہے

لا غير فاما غير المجتهد فلا يحل له ان يحكم او يفتي الا بطريق

نہ غیر اوسکا پس اسی پر غیر مجتہد پس نہین درست ہے اوسکو یہہ کہ حکم کری یا فتوی دی مگر بطریق

الحكاية والا لكان عاصيا في جميع احكامه ولا يعذر في

نقل کے ورنہ البتہ ہوگا گنہگار بیچ جمیع احکام اپنے کے اور نہین معذور ہوگا بیچ

شيء من ذلك فالجواب من الاية ان معناها ما فسر به

کسی چیز کے پس جواب آیت کا یہہ ہے کہ معنے اوسکے وہ ہین جو تفسیر کے

المفسرون

المفسرون فی تفاسیرھم مثلا قال فی تفسیر الجلالین ولقد یسرنا

مفسرون نے کہے بیچ تفسیرون اپنی کی مثلا کہا بیچ تفسیر جلالین کے اور البتہ تحقیق آسان کیا ہمنی

القرآن للذکر سھلناہ للحفظ اوھیناہ للتذکر انتھی وقال

قرآن کو واسطے ذکر کے یعنی سہل کیا ہمنی اوسکو واسطے حفظ کی یا مہیا کیا ہمنی اوسکو واسطے نصیحت قبول کرنی کی تمام ہوا کلام

فی تفسیر معالم التنزیل ولقد یسرنا القرآن للذکر لیتذکر ویعتبر بہ

بیچ تفسیر معالم التنزیل کی اور البتہ تحقیق آسان کیا ہمنے قرآنکو واسطے ذکر کے یعنی تاکہ نصیحت قبول کرے اور عبرت پکڑے

وقال سعید بن جبیر یسرناہ للحفظ والقراءۃ انتھی فکان المعنی ھکذا

اور کہا سعید بن جبیر نے کہ آسان کیا ہمنے قرآنکو واسطے حفظ کے اور پڑہنی کی تمام ہوا کلام معالم التنزیل کا پس ہوئے معنے اسطرح

ولقد یسرنا القرآن للذکر والوعظ فھل من مدکر وھو ظاھر القرآن

البتہ تحقیق آسان کیا ہمنی قرآن کو واسطے ذکر کے اور نصیحت کے پس آیا کوئی ہی نصیحت قبول کرنیوالا اور یہہ ہے ظاہر قرآن کے

وھو المراد بدلالۃ الایات الاخری قال اللہ تعالی وھو الذی بعث فی

اور یہہ ہے مراد ہی بسبب دلالت کرنے اور آیتوں کے فرمایا اللہ تعالے نے وہ اللہ ایسا ہی کہ بہیجا

الامیین رسولا منھم یتلو علیھم ایاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتب

ان پڑہو نمین رسول اون مین سی پڑہتا ہی اوپر اونکی آیتین خدا کی اور پاک کرتا ہی اونکو اور سکہاتا ہی اونکو کتاب

والحکمۃ وقال اللہ تعالی ولقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا

اور سنت اور فرمایا اللہ تعالے نی البتہ تحقیق احسان رکہتا ہی اللہ اوپر مومنوں کے کہ بہیجا اون مین رسول

من انفسھم یتلو علیھم ایاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتب والحکمۃ وقال اللہ

جنہ اون مین سی پڑہتا ہی اوپر اونکی آیتین اللہ کے اور پاک کرتا ہی اونکو اور سکہاتا ہی اونکو کتاب اور سنت اور فرمایا

تعالیٰ لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ وقرانہ فاذا قرانٰہ فاتبع قرانہ ثم ان

تعالیٰ نے نہ ہلا تو ساتھ قرآن کے زبان اپنی تو کہ جلدی پڑھے قرآن تحقیق اوپر ہمارے جمع کرنا قرآن کا اور پڑھنا اوسکا پس جسوقت کہ پڑھیں

علینا بیانہ فھذہ الآیات دالۃ علی ان تفسیر القرآن وبیان معانیہ

ہمارے اوپر ہے بیان کرنا اوسکا پس یہ آیتین دلالت کرتے ہین اسپر کہ تفسیر قرآن کے اور بیان معانے اونکے کا

فی الاحکام من وجوہ الترجیح وتخصیص العموم ومراد المجمل وبیان مجمل

بیچ احکام کے وجوہ ترجیح کی اور خاص کرنے عموم سے اور مراد مجمل سے اور بیان مجمل

المطلق والمنسوخ والتطبیق والتوفیق بین الآیات والاحادیث وغیر ذلک

مطلق سے اور منسوخ اور تطبیق اور توفیق سے درمیان آیتون اور حدیثون کے اور غیر اوسکے

مما فی الکتب عند استخراج الاحکام یحتاج الی کمال العلم لانہ اذا

اوس چیز سے کہ کتابون مین ہے وقت نکالنے احکامون کے محتاج ہین طرف کمال علم کے اسلئے کہ جب

احتاج اھل اللسان وھم العرب والاصحاب بعد التلاوۃ علیھم الی التعلیم

محتاج ہوئی زبان والی کہ وہ عرب اور اصحاب ہین بعد پڑھنے کے اوپر طرف تعلیم کی

فغیرھم اولی والجواب عن الاجماع ان المراد من العلماء اھل

پس غیر اونکے بطریق اولی محتاج ہونگے اور جواب اجماع کا یہہ ہے کہ مراد علما اسی اہل

الاجتھاد بدلیل ما ذکر من الاجماع انتھی کلام زید فقال عمرو

اجتہاد ہین ساتھہ دلیل اون مضمونون کے کہ ذکر کئے گئی اجماع سے تمام ہوا کلام زید کا پس کہا عمرو نے

فلو سلم انحصارہ فی المجتھدین فانحصارہ فی المذاھب الاربعۃ باطل

پس اگر مانا جاوے منحصر ہونا تقلید کا بیچ مجتہدون کے تو منحصر ہونا تقلید کا بیچ چارون مذہبون کے باطل ہے

لقولہ

لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ وَلِكَوْنِ الْاِجْمَاعِ

واسطے قول اللہ تعالیٰ کے پس پوچھو تم عالم سے اگر نہیں جانتے ہو تم اور باطل ہے واسطے ہونے اجماع کے

عَلٰی ذٰلِكَ قَالَ الْقَرَافِیُّ وَقَدِ انْعَقَدَ الْاِجْمَاعُ عَلٰی اَنَّ مَنْ اَسْلَمَ قَبْلَهٗ اَنْ يُّقَلِّدَ

اوپر اسکی کہا قرافی نے اور تحقیق منعقد ہوا ہے اجماع اسپر کہ جو مسلمان ہو پس واسطے اوسکی جائز ہی ہے کہ تقلید کرے

مَنْ شَاءَ مِنَ الْعُلَمَاءِ مِنْ غَيْرِ حَجْرٍ اِنْتَهٰی كَلَامُ عَمْرٍو وَقَالَ زَيْدٌ اَلْحَصْرُ

جسکے چاہے علماء میں سے بغیر ممانعت کے تمام ہوا کلام عمرو کا اور کہا زید نے کہ بلاشبہ منحصر ہونا تقلید کا

فِی الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ لِاَجْلِ انْتِظَامِ الدِّيْنِ ثَابِتٌ بِاِجْمَاعِ اَهْلِ السُّنَّةِ

بیچ چاروں مذہبوں کے واسطے انتظام دین کی ثابت ہی ساتھ اجماع اہل سنت

وَالْجَمَاعَةِ قَالَ الْعَلَّامَةُ ابْنُ حَجَرٍ الْمَكِّیُّ فِیْ فَتْحِ الْمُبِيْنِ شَرْحِ الْاَرْبَعِيْنَ

اور جماعت کے کہا علامہ ابن حجر مکی نے بیچ فتح مبین شرح اربعین کے

لِلْاِمَامِ النَّوَوِیِّ فِیْ شَرْحِ الْحَدِيْثِ الثَّامِنِ وَالْعِشْرِيْنَ وَهٰذَا فِیْ حَقِّ الْمُقَلِّدِ

کہ امام نووی کی ہے بیچ شرح حدیث اٹھائیسویں کی اور یہ بیچ حق مقلد

الصِّرْفِ فِیْ تِلْكَ الْاَزْمِنَةِ الْقَرِيْبَةِ مِنْ زَمَنِ الصَّحَابَةِ وَاَمَّا فِیْ زَمَانِنَا

صرف کی ہے بیچ اوس زمانے کے کہ قریب تھا زمانہ صحابہ سے اور اسپر بیچ زمانہ ہمارے کے

فَقَالَ بَعْضُ اَئِمَّتِنَا لَا يَجُوْزُ تَقْلِيْدُ غَيْرِ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ الشَّافِعِیِّ وَ

پس کہا بعض اماموں ہمارے نے کہ نہیں جائز ہے تقلید غیر ائمہ اربعہ کے کہ وہ شافعی اور

مَالِكٍ وَاَبِیْ حَنِيْفَةَ وَاَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ لِاَنَّ هٰؤُلَاءِ

مالک اور ابی حنیفہ اور احمد بن حنبل ہیں رضامند ہوا اللہ کی اوپر اون کے اسلئے کہ بلاشبہ یہ لوگ

بحث انحصار التقلید فی المذاہب الاربعہ

عُرِفَتْ قَوَاعِدُ مَذْهَبِهِمْ وَاسْتَقَرَّتْ لِحُكَّامِهِمْ وَخَدَمِ تَابِعُوهُمْ

پہچانے گئے قواعد مذہب اونکے اور مقرر ہوگئے احکام اونکے اور خدمت کی اتباع اونکے نے

وَحَرَّرُوهَا فَرْعًا فَرْعًا وَحُكْمًا حُكْمًا فَلَا يُوجَدُ حُكْمٌ إِلَّا وَهُوَ مَنْصُوصٌ

اور لکھے اونہوں نے وہ فرع فرع اور حکم حکم جدا جدا پس نہین پایا جاتا ہی کوئی حکم مگر کہ وہ معلوم ہے

لَهُمْ إِجْمَالًا أَوْ تَفْصِيلًا بِخِلَافِ غَيْرِهِمْ فَإِنَّ مَذَاهِبَهُمْ لَمْ تُحَرَّرْ وَلَمْ تُدَوَّنْ

اونسے اجمالا یا تفصیلا بخلاف غیر اونکے پس تحقیق مذہب اوردن کے نہین لکھے گئے اور نہ جمع کیے گئے

كَذَلِكَ فَلَا يُعْرَفُ لَهَا قَوَاعِدُ يُسْتَخْرَجُ أَحْكَامُهَا فَلَمْ يَجُزْ تَقْلِيدُهُمْ

اوسطرح پس نہین پہچانی جاتے نہین واسطے اونکی قاعدے کہ نکالے جاوین اونسے احکام پس نہ جایز ہوئی تقلید اونکے

فِيمَا حُفِظَ عَنْهُمْ لِأَنَّهُ قَدْ يَكُونُ مَشْرُوطًا بِشُرُوطٍ أُخْرَى وَكَّلُوهَا إِلَى

بیچ اوس چیز کے کہ نقل کے گئی اونسے اسلئے کہ وہ نقل کیہی ہوتے ہی شرط کی گئی ساتھہ اور شرطونکی کہ سونپا ہی اونکو طرف

فَهْمِهَا مِنْ قَوَاعِدِهِمْ فَقَلَّتِ الثِّقَةُ بِمَا يُحْفَظُ عَنْهُمْ مِنْ قَيْدٍ أَوْ شَرْطٍ

سمجھنے اونکی قواعد اونکیسے پس کم ہوا اعتماد ساتھہ اوسچیز کے کہ منقول ہی اونسے قسم قید سی یا شرط سے

فَلَمْ يَجُزِ التَّقْلِيدُ حِ انْتَهَى وَقَالَ الْأَسْنَوِيُّ فِي آخِرِ شَرْحِ مِنْهَاجِ الْأُصُولِ

پس نہ جایز ہوئی تقلید اوسوقت تمام ہوا کلام ابن حجر کا اور کہا اسنوائی نی بیچ آخر شرح منہاج الاصول کے

لِلْقَاضِي الْبَيْضَاوِيِّ قَالَ إِمَامُ الْحَرَمَيْنِ فِي الْبُرْهَانِ أَجْمَعَ الْمُحَقِّقُونَ

کہ جو قاضی بیضاوی کی ہی کہ کہا امام الحرمین نے بیچ برہان کے کہ جمع ہوئی ہین محققین

عَلَى أَنَّ الْعَوَامَّ لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَعْمَلُوا بِمَذْهَبِ الصَّحَابَةِ بَلْ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَّبِعُوا

اسپر کہ عوام کو نہین لایق ہے یہہ کہ عمل کرین مذہب صحابہ پر بلکہ لازم ہی اونپر یہہ کہ پیروی کرین نی

مذہب

مذهب الائمة الذين سبروا وقنطروا وبوبوا الابواب وذكروا اوضاع

مذہب اون ائمہ کی کہ جنہون نے اصول مقرر کئی پھر نظر کی اور مقرر کئی باب اور ذکر کئے اوضاع

المسائل واوضحوا طرق النظر وهذبوا المسائل وبينوها وجمعوها

مسایل کے اور واضح کین راہین نظر کی اور ستری نکالی مسلے اور بیان کیا اونکو اور جمع کیا اونکو

وذكر ابن الصلاح ايضا حاصله انه يتعين تقليد الائمة الاربعة دون

اور ذکر کیا ابن صلاح نے بہی کہ حاصل اوسکا یہہ ہے کہ بلاشبہ مقرر ہوئی تقلید چارون اماموں کی نہ

غيرهم لان مذاهب الائمة الاربعة قد انتشرت وعلم تقييد مطلقها

اورون کے اسلئے کہ مذہب چارون اماموں کے بلاشبہ پہیل رہے ہین اور جانا گیا قید کرنا مطلق اونکی کا

وتخصيص عامها وشروط فروعها بخلاف مذاهب غيرهم انتهى وقال

اور خاص کرنا عام اونکی کا اور شرطین فروع اونکی کے بخلاف مذہب اورون کی تمام ہوا کلام ہنوائی کا اور کہا

الشيخ ابن الهمام في اخر تحرير الاصول تكملة نقل الامام اجماع المحققين

شیخ ابن ہمام نے بیچ آخر تحریر اصول کے یہہ تکملہ ہی نقل کیا امام نے جمع ہونا محققین کا

على منع العوام من تقليد اعيان الصحابة بل عليهم من بعدهم الذين

اوپر منع کرنے عوام لوگون کے تقلید صحابہ کی ہے بلکہ لازم ہے عوام پر تقلید کرنی اونکی کہ بعد صحابہ کے

سبروا ووضعوا ودونوا وعلى هذا ما ذكر بعض المتاخرين منع تقليد

اصول مقرر کئی ہین اور وضع کئی مسائل اور جمع کئی اور مبنا برہمیں کی ہی جو کچھہ کہ ذکر کیا بعض متاخرین نے منع ہونا تقلید کا

غير الائمة الاربعة لانضباط مذاهبهم وتقييد مسائلهم وقواعد

سوائے چارون اماموں کے واسطے انضباط مذہب اونکے کے اور مقید ہونے مسایل اونکی کے اور

وتخصيص عمومها وله يد مثله في غيرهم لان لا نقراض اتباعهم

اور خاص کرنا عموم مسائل کا اور جانا گیا مثل اسکا بیچ غیر اونکی کے اسکے واسطے ہو جسکے اتباع اونکی

وهو الصحيح انتهى وقال صاحب بحر الرائق في الاشباه في الفن الاول في

اور یہی صحیح ہی تمام ہوا کلام ابن ہمام کا اور کہا صاحب بحر الرائق نے بیچ اشباہ کی بیچ فن اول کے پہلے قاعدہ

القاعدة الاولى الاجتهاد لا ينقض بالاجتهاد وما خالف الائمة الاربعة

یعنی اجتہاد نہیں ٹوٹتا ہے ساتھ اجتہاد کے اور جو کچھ مخالف چاروں اماموں کے

فهو مخالف للاجماع وان كان فيه خلاف غيرهم فقد صرح في التحرير

پس وہ مخالف ہی اجماع کی اگرچہ ہو بیچ اوسکے خلاف غیر اونکا پس تحقیق تصریح کی گئی ہی بیچ تحریر کے

ان الاجماع قد انعقد على عدم العمل بمذهب مخالف للائمة الاربعة انتهى

کہ بلاشبہ اجماع تحقیق منعقد ہوا ہے اوپر نہ عمل کرنیکے اوس مذہب پر کہ مخالف ہے چاروں اماموں کے تمام ہوا کلام

وقال القاضي في التفسير المظهري تحت قوله تعالى اربابا من دون الله

اور کہا قاضی ثناء اللہ نے بیچ تفسیر مظہری کی نیچے قول اللہ تعالیٰ کی اربابا من دون اللہ

فان اهل السنة والجماعة قد افترقت بعد القرون الثلثة او الاربعة

پس تحقیق اہل سنت اور جماعت تحقیق متفرق ہوئی بعد تینوں قرنوں کے یا چاروں کے

على اربعة مذاهب ولم يبق في الفروع سوى هذه المذاهب الاربعة

اوپر چاروں مذہبوں کے اور نہیں باقی رہا بیچ فروع کی سوا ان چار مذہبوں کے

فقد انعقد الاجماع المركب على بطلان قول يخالف كلهم وقد قال

پس تحقیق منعقد ہوا اجماع مرکب اوپر باطل ہونی اوس قول کے کہ مخالف ہو چاروں کے اور تحقیق فرمایا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجتمع امتی علی الضلالۃ و قال اللہ تعالیٰ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین جمع ہوتی ہے امت میری گمراہی پر اور تحقیق فرمایا اللہ تعالیٰ نے

ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الہدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا

اور جو کوئی مخالفت کرے رسول کی بعد اسکے کہ ظاہر ہوگئی اسکو ہدایت اور پیروی کرے غیر راہ مومنون کے پھیرتے ہین ہم اسکو اوسیجہ کیطرف کہ پھرا اور داخل کرینگے اوسکو جہنم مین اور بری ہے وہ

انتہی وقال الطحطاوی فی شرح الدر المختار فی کتاب الذبح قال بعض

تمام ہوا کلام فصل خطاب صاحب کا اور کہا طحطاوی نے شرح درالمختار کے بیچ کتاب ذبح کے کہا بعض

المفسرین ہذہ الطائفۃ الناجیۃ المسماۃ باہل السنۃ والجماعۃ

مفسرین نے کہ یہہ جماعت نجات پانے والی کہ جسکو کہتے ہین اہل سنت وجماعت

قد اجتمعت الیوم فی المذاہب الاربعۃ وہم الحنفیون والمالکیون والشافعیون

تحقیق جمع ہوئے ہی آج کے دن بیچ چارون مذہبون کے کہ وہ حنفی اور مالکی اور شافعی

والحنبلیون ومن کان خارجا من ہذہ المذاہب الاربعۃ فی ذلک

اور حنبلی ہین اور جو کوئی کہ ہو خارج ان چارون مذہبون سے بیچ اس زمانے کے

الزمان فہو من اہل البدعۃ والنار اولی بہ لکن المہدی علیہ السلام

پس وہ اہل بدعت اور دوزخی ہے تمام ہوا کلام طحطاوی کا لیکن مہدی علیہ السلام

مستثنی عن ذلک لانہ افضل ومذہبہ احسن المذاہب بالنصوص

اس سے مستثنے ہین کیونکہ وہ افضل ہین اور اونکا مذہب سب مذہبون سے احسن ہے باعتبار نصوص کے

فالجواب عن الآیۃ ان جمیع افراد اہل الذکر غیر مراد بالاجماع

پس آیت کا جواب یہہ ہے کہ اہل ذکر کے تمام افراد بالاجماع مراد نہین ہین۔

فالآية معللة بعلة تكميل الدين لان الامر بالسوال لم يكن الا

پس آیت ساتھہ علت تکمیل دین کے معلل ہے اسلئے کہ سوال کا حکم صرف اسیہی واسطے تہا

لذلك فالآية معللة بعلة التكميل فحملت الآية على هؤلاء

سو آیت ساتھہ علت تکمیل دین کی معلل ہوئی اب آیت ان چارون امام پر

الائمة الاربعة في زماننا لان تكميل الدين في زماننا في هؤلاء

ہمارے زمانہ مین محمول ہے اسلئے کہ دین کی تکمیل اس زمانہ مین اون مین ہے

لا في غيرهم كما مر والجواب عن الاجماع ان المراد من العلماء

غیر مین نہین چنانچہ گذر چکا اور اجماع کا جواب یہہ ہے کہ علما سے مراد یہہ ہے

هؤلاء الائمة الاربعة بدليل ما ذكر انتهى كلام زيد فقال عمرو

چارون امام ہین اسکے دلیل وہ ہی ہی جو ذکر ہو چکا زید کی تقریر تمام ہوئی پس عمرو نے کہا

لو سلم انحصارها في المذاهب الاربعة فتعيين المذهب الواحد غير واجب

اور اگر اوسکا انحصار چارون مذہب مین تسلیم کیا جاوی تو ایک مذہب کی تعیین واجب نہین ہے

لقوله تعالى فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون ولانعقاد

اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی پس پوچھہ لو اہل ذکر سے اگر تم نہین جانتے اور اسلئے کہ اسپر

الاجماع على ذلك قال القرافي قد انعقد اجماع الصحابة على ان من

اجماع ہو رہا ہے قرافی کہتا ہی بیشک صحابہ کا اسپر اجماع ہے کہ جو شخص

استفتى ابا بكر وعمر فله ان يستفتي ابا هريرة ومعاذ بن جبل وغيرهما

ابو بکر اور عمر سے فتوی لیوی تو اوسکو یہہ بہی اختیار ہی کہ ابو ہریرہ اور معاذ بن جبل وغیرہ سے فتوی لیوی

بحث وجوب تعیین المذہب الواحد

ویعمل

وَيَعْمَلُ بِقَوْلِهِمْ مِنْ غَيْرِ نَكِيرٍ إِلَى أَنْ ذَكَرَ السُّيُوطِيُّ فِي جَزِيلِ الْمَوَاهِبِ وَقَدْ ذَكَرَ

اور اونکی قول پر عمل کرتے رہے اسکا کسی نے انکار نہیں کیا تمام ہوا اسکو سیوطی نے جزیل المواہب میں ذکر کیا ہے اور

فِي كُتُبِ الْأُصُولِ أَنَّ الْمُقَلِّدَ إِذَا الْتَزَمَ مَذْهَبًا هَلْ وَجَبَ عَلَيْهِ الِاسْتِمْرَارُ أَمْ

کتب اصول میں یہہ مذکور ہے کہ مقلد جب ایک مذہب کو اختیار کرلی آیا اوسپر اوسی مذہب پر قائم رہنا واجب ہے یا نہیں

فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعَمْ وَقَالَ الْبَعْضُ لَا وَهُوَ الْمُخْتَارُ إِذْ لَا وَاجِبَ إِلَّا مَا أَوْجَبَهُ اللَّهُ

پس کوئی کہتا ہی ہاں واجب ہے اور کوئی کہتا ہی نہیں واجب اور یہہ ہے مختار ہی اسلئے کہ سوا واجب کئے ہوئی اللہ کے کچھہ واجب نہیں ہوتا

وَلَمْ يُوجِبْ عَلَى أَحَدٍ أَنْ يَتَمَذْهَبَ أَحَدٌ انْتَهَى كَلَامُ عَمْرٍو فَقَالَ زَيْدٌ إِنَّ تَعْيِينَ

اور اللہ تعالی نے کسی پر یہہ واجب نہیں کیا کہ ایک ہی مذہب میں رہا کرے کلام عمرو کا تمام ہوا پس زید کہتا ہی کہ بیشک چار دن

الْمَذْهَبِ الْوَاحِدِ مِنَ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ وَاجِبٌ لِأَجْلِ انْتِظَامِ الدِّينِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

اماموں میں سے ایک مذہب کے تعیین واسطے انتظام دین کے قرآن اور حدیث

وَالْإِجْمَاعِ وَالْقِيَاسِ وَالْعَقْلِ فَأَمَّا الْكِتَابُ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ فَالْآيَةُ

اور اجماع اور قیاس اور عقل کے رو سے واجب ہے قرآن تو یہہ ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہی پس ہم نے وہ بات سلیمان کو سمجھا دیئے یہہ آیت

تَدُلُّ عَلَى إِصَابَةِ سُلَيْمَانَ دُونَ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَالْآيَةُ تَدُلُّ عَلَى أَنَّ

دلالت کرتی ہی کہ سلیمان علیہ السلام صواب پر تھے داؤد علیہ السلام صواب پر نہ تھے۔ پس یہہ آیت دلالت کرتے ہے

الْمُجْتَهِدَ قَدْ يُخْطِئُ وَقَدْ يُصِيبُ وَأَمَّا السُّنَّةُ فَأَخْرَجَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَغَيْرِهِ

کہ مجتہد سے کبھی خطا ہوتی ہی اور کبھی صواب اور رہے حدیث سو ابو ہریرہ وغیرہ سے روایت ہے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حاکم حکم کری اور اجتہاد کری اور صواب پر جاوی

فله اجران واذا حكم فاجتهد فاخطأ فله اجر متفق عليه فالحديث المتفق

تو اوسکی لیئے دوہرا ثواب ہے اور جب حکم کرے اور اجتہاد کرے اور خطا ہو جاوے تو اوسکو اکہرا اجر ہے متفق علیہ پس متفق علیہ حدیث

عليه نص صريح في ان المجتهد قد يخطي وقد يصيب واما الاجماع فقال الامام

اس مدعا پر نص صریح ہی کہ مجتہد کبھی خطا کرتا ہی اور کبھی صواب اور اجماع یہہ ہے کہ امام

النووي في شرح مسلم في كتاب الاقضية تحت ذلك الحديث قال العلماء

نووی شرح مسلم کے کتاب الاقضیہ مین اس حدیث کے تحت مین کہتے ہین علماء کہتے ہین

اجمع المسلمون على ان ذلك الحديث في حاكم عالم اهل للحكم فان اصاب فله

کہ تمام مسلمانون کا اسپر اجماع ہی کہ یہہ حدیث ایسے حاکم عالم کے حق مین ہے کہ حکم کا اہل ہو پس اگر وہ صواب کرے

اجران اجر باجتهاده واجر باصابته وان اخطأ فله اجر باجتهاده

دوہرا اجر ہے ایک اجر ہی اوسکی اجتہاد کا اور ایک اجر اوسکی صابت کا اور اگر خطا کرے تو اوسکو ایک ہی اجر ہی اجتہاد کا

انتهى فذلك الاجماع اجماع على ان المجتهد قد يخطي وقد يصيب وعليه

تمام ہوا پس اس جماع اسپر اجماع ہی کہ مجتہد سہی کبھی خطا ہو جاتے ہی اور کبھی صواب ہوتا ہے اور اسہی پر

الائمة الاربعة كما ذكرت في قول السديد في وجوب التقليد وامما

چارون امام ہین چنانچہ مین نے قول السدید فی وجوب التقلید مین ذکر کیا ہے اور اسپر

القياس فقال العلامة التفتازاني في شرح العقائد النسفية القياس

قیاس یہہ ہے کہ علامہ تفتازانی نے شرح عقاید مین کہتے ہین تیسرے یہہ کہ قیاس

مظهر لا مثبت فان الثابت بالقياس ثابت بالنص ايضا ما معنى وقد اجمعوا على

ظاہر کرتا ہے ثابت نہین کرتا کیونکہ جو مسئلہ قیاس سے ثابت ہوتا ہی وہ درمعنی نص سے بہی ثابت ہوتا ہی اور اسپر اجماع

أَنَّ الْحَقَّ فِيمَا ثَبَتَ بِالنَّصِّ وَاحِدٌ لَا غَيْرُ انْتَهَى يَعْنِي أَنَّ الْحَقَّ وَالصَّوَابَ إِذَا كَانَ فِيمَا ثَبَتَ

کہ حق بات جو نص سے ثابت ہوتی ہی ایک ہے ہوتی ہی زیادہ نہین تمام ہوا مراد یہہ ہے کہ بی شبہ حق اور صواب چونکہ نص سے ثابت ہوتا ہی

بِالنَّصِّ وَاحِدٌ فَمُقْتَضَى الْقِيَاسِ أَنْ يَكُونَ الْحَقُّ وَالصَّوَابُ فِيمَا ثَبَتَ بِالْقِيَاسِ أَيْضًا

پس الجام قیاس کا یہہ ہے کہ حق اور صواب قیاس سے بہے ایک ہی ثابت ہو

وَاحِدًا لِاتِّحَادِ الْعِلَّةِ وَهُوَ ثُبُوتُهَا بِالنَّصِّ وَلَوْ مَعْنًى لِأَنَّ الْمُجْتَهِدَ عِنْدَ أَهْلِ السُّنَّةِ

کیونکہ علت متحد ہے یعنے اوسکا نص سے ثابت ہونا اگرچہ معنوی ہوا سلئے کہ مجتہد فریق اہل سنت وجماعت کے نزدیک

وَالْجَمَاعَةِ مُظْهِرٌ كَالسُّنَّةِ لَا مُثْبِتٌ لِأَنَّ الْحَاكِمَ هُوَ اللَّهُ تَعَالَى وَحْدَهُ بِالْإِجْمَاعِ

مظہر ہوتا ہی جیسے سنت مثبت نہین ہوتا اسلئے کہ بالاجماع حاکم صرف اللہ تعالی ہی ہے پس تحقیق قیاس سے

فَقَدْ ثَبَتَ بِالْقِيَاسِ أَنَّ الْمُجْتَهِدَ قَدْ يُخْطِئُ وَقَدْ يُصِيبُ وَأَمَّا الْعَقْلُ فَقَالَ الْعَلَّامَةُ

یہہ ثابت ہوا کہ مجتہد کبھی خطا کرتا ہی اور کبھی صواب اور عقل یہہ ہے کہ علامہ

التَّفْتَازَانِيُّ فِي شَرْحِ الْعَقَائِدِ فَلَوْ كَانَ كُلُّ مُجْتَهِدٍ مُصِيبًا لَزِمَ اتِّصَافُ

تفتازانی شرح عقائد مین کہتی ہین کہ اگر ہر ایک مجتہد مصیب ہوتا تو ایک ہی

الْفِعْلِ الْوَاحِدِ بِالْحُرْمَةِ وَالْإِبَاحَةِ وَالصِّحَّةِ وَالْفَسَادِ وَالْوُجُوبِ وَعَدَمِ الْوُجُوبِ إِنْتَهَى

فعل حرام بھی ہوتا اور مباح بھی ہوتا یا صحیح بہے ہوتا اور فاسد بھی ہوتا یا واجب بھی ہوتا اور غیر واجب بھی

يَعْنِي لَوْ كَانَ كُلُّ مُجْتَهِدٍ مُصِيبًا لَزِمَ اجْتِمَاعُ النَّقِيضَيْنِ فِي الْعَمَلِ وَالِاعْتِقَادِ

یعنی اگر ہر ایک مجتہد مصیب ہوتا تو عمل اور اعتقاد مین اجتماع نقیضین کا لازم آتا

وَبَيَانُهُ أَنَّهُ إِذَا اجْتَهَدَ الْمُجْتَهِدَانِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا إِنَّ ذَلِكَ الْفِعْلَ حَلَالٌ

اسکے تفصیل یہہ ہے کہ دو مجتہد اگر اجتہاد کرین پس ایک کہے کہ یہہ فعل حلال ہے

وقال الآخر بحرمته او قال احدهما ان ذلك الفعل واجب وقال الآخر بوجوبه

اور دوسرا کہے کہ یہہ حرام ہے یا ایک مجتہد یہہ کہے کہ یہہ فعل واجب ہے اور دوسرا کہے اسکا ترک

ترکه او قال احدهما ان ذلك العمل صحيح وقال الآخر بفساده فلو كان كل

کرنا واجب ہے یا ایک کہی یہہ عمل صحیح ہے اور دوسرا کہے یہہ عمل فاسد ہے پس اگر ہر ایک

مجتهد مصيبا لزم اجتماع النقيضين في العمل والاعتقاد وهو باطل باتفاق

مجتہد مصیب ہو تو عمل اور عتقاد مین اجتماع نقیضین کا لازم آویگا اور اجتماع نقیضین کا تمام

العقلاء كافة فثبت بالكتاب والسنة والاجماع والقياس والعقل ان

عقلاء کی اتفاق ہی باطل ہی اب کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس سے اور عقل سے ثابت ہوا

المجتهد قد يخطي وقد يصيب ولا شك في ان كثيرا الاصابة هو الراجح

کہ مجتہد کبھی خطا کرتا ہی اور کبھی صواب ہے اور اسمین شک نہین کہ جس مجتہد کی اصابت زیادہ ہو وہ بہ نسبت غیر کے افضل

غيره فاذا كان الامر كذلك فقد وجب على المقلد اتباع المجتهد الراجح

اور راجح ہی جب یہہ امر ثابت ہوا تو بیشک مقلد پر اتباع مجتہد افضل کا واجب ہوا

لئلا يقع في اتباع كثير الخطاء عمدا وقصدا فقد حصل مما ذكر

تاکہ عمدا اور قصدا مجتہد کثیر الخطا کے اتباع مین نہ پڑ جاوے اب اس تقریر سے یہہ حاصل ہوا

ان المقلد وجب عليه اتباع المجتهد الكامل من غيره بالكتاب والسنة

کہ مقلد پر اتباع افضل المجتہدین کا کتاب اور سنت

والاجماع والقياس والعقل كما صرح به العلامة الشهرستاني

اور اجماع اور قیاس اور عقل کے رو سی واجب ہے چنانچہ اسکو علامہ شہرستانی نے

في

فِي شَرحِ مُختَصَرِ الوِقَايَةِ قَبِيلَ كِتَابِ الأَشرِبَةِ حَيثُ قَالَ وَاعلَم أَنَّ مَن جَعَلَ

مختصر الوقایہ کی شرح مین کچھ پہلے کتاب الاشربہ سے صاف کہا ہی جبکہ کہا ہی اور سمجھ لے کہ جنہون نے

الحَقَّ مُتَعَدِّدًا كَالمُعتَزِلَةِ اتَّبَعَ لِلعَامِيِّ الخِيَارَ فِي الأَخذِ مِن كُلِّ مَذهَبٍ

حق کو متعدد کہا ہی جیسے معتزلہ تو اونہون نے عامی کے لئی یہہ اختیار ثابت کیا ہی کہ ہر ایک مذہب مین سے جو اسکی

مَا يَهوَاهُ وَمَن جَعَلَ الحَقَّ وَاحِدًا كَعُلَمَائِنَا أَلزَمَ لِلعَامِيِّ إِمَامًا وَاحِدًا كَمَا فِي

کے موافق ہو لیا کرے اور جنہون حق کو ایک ٹہرایا ہی جیسے ہمارے علماء تو اونہون عامی کی لئی ایک امام لازم کیا ہی جیسی کشف

الكَشفِ فَلَو أَخَذَ مِن كُلِّ مَذهَبٍ مُبَاحَهُ صَارَ فَاسِقًا تَامًّا كَمَا فِي شَرحِ

مین ہے پھر اگر ایک مذہب مین سے مباح مباح لیا کرے تو وہ شخص پورا فاسق ہوگا چنانچہ شرح

الطَّحَاوِيِّ انتَهَى وَأَيضًا نَقُولُ إِنَّهُ ثَابِتٌ بِالكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالإِجمَاعِ

طحاوی مین ہے تمام ہوا اور ہم کہتے ہین کہ یہہ مدعا کتاب اور سنت اور اجماع

وَالقِيَاسِ بِوُجُوهٍ أُخَرَ فَأَمَّا الكِتَابُ فَقَالَ اللهُ تَعَالَى فَاسأَلُوا أَهلَ الذِّكرِ

اور قیاس کے رو سی اور دلیل سے بھی ثابت ہے پھر کتاب تو یہہ ہے اللہ تعالے فرماتا ہی پوچھہ لو اہل ذکر سے

إِن كُنتُم لَا تَعلَمُونَ فَالآيَةُ صَرِيحَةٌ فِي وُجُوبِ اتِّبَاعِ أَهلِ الذِّكرِ لَكِن

اگر تم نہین جانتے اب یہہ آیت صاف ظاہر ہے کہ اتباع اہل ذکر کا واجب ہے لیکن

جَمِيعُ أَفرَادِ أَهلِ الذِّكرِ غَيرُ مُرَادٍ بِالإِجمَاعِ كَمَا لَا يَخفَى فَوَجَبَ الحَملُ

اہل ذکر کے تمام افراد بالاجماع مراد نہین ہین چنانچہ پوشیدہ نہین ہے اب ایک فرد کامل پر محمول کرنا

عَلَى الفَردِ الكَامِلِ لِأَنَّهُ المُتَيَقَّنُ وَلِأَنَّ المُطلَقَ يُحمَلُ عَلَى الفَردِ الكَامِلِ

واجب ہوا کیونکہ یہہ ہے یقینی ہے اور اسلئے کہ مطلق غالب اوقات فرد کامل پر محمول ہوتا ہی

غالبا كما صرح به العلامة الحلبي في حاشية شرح الوقاية في بحث

چنانچہ علامہ حلبی نے شرح وقایہ کے حاشیہ مین اوقات کی

الاوقات حيث قال قلنا المطلق ينصرف الى الفرد الكامل غالبا انتهى

بحث مین اسکی تصریح کی ہی جہان کہا ہی ہم کہین گے کہ مطلق غالبا فرد کامل کی طرف پھرتا ہی تمام ہوا

ولانه قال الله تعالى واتبعوا احسن ما انزل اليكم من ربكم فالاية

اور اسلیے کہ اللہ فرماتا ہی اور عمل کرو احسن اوسچیز کا جو اوترا تمکو تمہاری رب سے پس اس آیت مین

نص في وجوب اتباع احسن ما انزل من الله تعالى ولا شك في ان المجتهد

حکم صریح ہی در باب وجوب پیروی کرنے بہتر کے جو اوترے رب کے طرف سے اور اسمین شک نہین ہی کہ مجتہد

انما هو مظهر للحكم لا مثبت فاذا كان الامر كذلك كانت الاحكام

صرف حکم مظہر ہوتا ہی مثبت نہین ہوتا پس جب یہہ مدعا ثابت ہوا تو جو احکام فرد کامل کے

المستخرجة بقوة الفرد الكامل احسن ما انزل من الاحكام المستخرجة

قوت اجتہادیہ سے ظاہر ہوئے ہین وہ بہ نسبت احکام جو غیر کامل کے قوت اجتہادیہ سے

بقوة غيره فدلت الاية ان الاية محمولة على الفرد الكامل فحصل

ظاہر ہوئے ہین احسن ہونیمین اب یہہ آیت دلالت کرتی ہی کہ وہ آیت فرد کامل پر محمول ہے اب ان دلایل

مما ذكر من الادلة ان مراد الاية الفرد الكامل لا الناقص فوجب على

مذکورہ سی حاصل ہوا کہ اس آیت مین فرد کامل مراد ہی ناقص نہین اب مقلد پر

المقلد اتباع مذهب الفرد الكامل لا الناقص بذلك الكتاب وسنته

اتباع مذہب مجتہد کامل کا بوسیلہ اس کتاب کی جسمین کچھہ شبہہ نہین واجب ہوا ناقص کا نہین

واما

وَاَمَّا السُّنَّةُ فَاَخْرَجَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور سنت سو عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَاَدَّاهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ

فرمایا تروتازہ کیجیو اللہ اوس بندہ کو کہ میری بات سنی پھر اوسکو یاد رکھی اور دلمین کیہی اور اوسکو ادا کیا بس بعضے فقہ

غَيْرُ فَقِيْهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ

فقیہ نہین ہوتے اور بعضے فقیہا اوٹھانی والی طرف اوسکی ہین جو اوس سے زیادہ فقیہ ہی یہہ حدیث احمد اور ابوداؤد اور

مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ ذَكَرَهٗ فِی الْمِشْكٰوةِ وَحَسَّنَهُ التِّرْمِذِیُّ فَذٰلِكَ

ماجہ اور دارمی اور ترمذی نی روایت کی ہی مشکوۃ مین مذکور ہی اور اسکو ترمذی نے حسن کہا ہی ایہ یہہ

الْحَدِیْثُ یَدُلُّ عَلٰی اِتِّبَاعِ الْاَفْقَهِ اَیِ الْفَرْدِ الْكَامِلِ كَالْاٰیَةِ وَاَمَّا الْقِیَاسُ

حدیث افقہ یعنی فرد کامل کے اتباع پر دلالت کرتی ہی جیسے آیت دلالت کرتی ہے اور اسپر قیاس

فَاِنَّ الْمُجْتَهِدَ الرَّاجِحَ عِنْدَ الْمُقَلِّدِ بِمَنْزِلَةِ الدَّلِیْلِ الرَّاجِحِ عِنْدَ الْمُجْتَهِدِ فَكَمَا كَانَ

سو اسلئی کہ مجتہد کامل مقلد کے واسطے ایسا ہی جیسے مجتہد کیواسطے دلیل کامل اب جیسی

اِتِّبَاعُ الدَّلِیْلِ الرَّاجِحِ وَاجِبًا فَكَذٰلِكَ اِتِّبَاعُ الْمُجْتَهِدِ الرَّاجِحِ كَانَ وَاجِبًا وَاَمَّا الْاِجْمَاعُ

اتباع دلیل کامل کا واجب ہی ایسے ہی اتباع مجتہد کامل کا واجب ہے اور اسپر اجماع یہہ ہے

فَقَالَ الْاِمَامُ حُجَّةُ الْاِسْلَامِ الْاِمَامُ الْغَزَالِیُّ فِیْ اِحْیَاءِ الْعُلُوْمِ فِیْ بَحْثِ اَرْكَانِ الْاَمْرِ

کہ امام حجۃ الاسلام امام غزالی احیاء العلوم کی بحث ارکان الامر بالمعروف

بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیِ عَنِ الْمُنْكَرِ بَلْ عَلٰی كُلِّ مُقَلِّدٍ اِتِّبَاعُ مُقَلِّدِهٖ فِیْ كُلِّ تَفْصِیْلٍ فَاِنَّ

والنہی عن المنکر مین کہتے ہین بلکہ ہر مقلد پر اپنے مجتہد کا اتباع ہر جزیہ مین لازم ہے کیونکہ

محرر الفقہ للمقلد متفق علی کونہ منکرا بین المحصلین انتہی فقد تبین بہ

مجتہد کے مخالف ہونا علمار مین بالاتفاق منکر یعنے ناپسند ہے تمام ہوا اب ان دلائل

ذکر من الادلۃ من الکتاب والسنۃ والاجماع والقیاس والعقل ان المقلد

سے جو کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس اور عقل سے مذکور ہوئی پیچ ثابت ہوا کہ مقلد

وجب علیہ اتباع مذہب المجتہد الراجح الکامل عندہ واستمرارہ علیہ

اتباع اور استمرار اوس مجتہد کی مذہب کا جو اوسکے نزدیک راجح اور کامل ہو واجب ہے

وعلیہ اتفاق العلماء لہذہ الادلۃ المذکورۃ قال حجۃ الاسلام

اور اسپر باعتبار ان دلائل مذکورہ کی علمار کا اتفاق ہی حجۃ الاسلام احیار العلوم

فی البحث المکتوب من احیاء العلوم لم یذہب احد من المحصلین الی ان المجتہد یجوز

اوسی بحث مین کہتے ہین کہ علمار مین سے کسیکا مذہب نہین ہے کہ مجتہد کو غیر کی اجتہاد پر

لہ ان یعمل بموجب اجتہاد غیرہ ولا الی ان المذہب الذی اجتہادہ فی التقلید الی الشخص

عمل کرنا جایز ہے اور نہ کسیکا یہہ مذہب ہے کہ جسکو باعتبار اپنی فکر کی تقلید مین ایک شخص

راہ افضل العلماء ان یاخذ بمذہب غیرہ انتہی فکلام الامام الہمام حجۃ

افضل علمار معلوم ہو چکی وہ اور کے مذہب پر عمل کرے تمام ہوا پس کلام امام حجۃ الاسلام کے

الاسلام نص فی الامرین فالاول ان المجتہد لا یجوز وحرام لہ العمل بموجب

دو مطلب پر نص ہے اول مطلب یہہ کہ مجتہد کو بموجب اجتہاد غیر کے عمل کرنا جایز نہین حرام ہے

اجتہاد غیرہ لان تقلیدہ لغیرہ حرام بالاجماع کما فی کتب الاصول

اسلئے اوسکو غیر کے تقلید بالاجماع حرام ہے چنانچہ کتب اصول مین ہی اور دوسرا مطلب

المقلد

ان المقلد اذا ادی رایہ وفکرہ الی انہ افضل العلماء فلا یذھب احد الی ان

کہ مقلد کی راے اور فکر مین جب افضلیت کسی عالم کی ثابت ہو چکی تو کسیکا یہہ مذہب نہین

یاخذ بمذھب غیرہ وما لہ ان المقلد اذا اداہ انہ افضل العلماء وجب علیہ

کہ وہ اور کے مذہب پر عمل کری اسکا انجام یہہ ہے کہ مقلد جب کسی ایک مجتہد کو افضل العلماء سمجھ لے تو اوسکو

الاستمرار علی مذھبہ وجوبا کان ترکہ مکروھا تحریما فذلک لا ینافی قولھم

اوس مجتہد کے مذہب پر قائم رہنا واجب ہے اوسکا ترک کرنا مکروہ تحریمے ہی سو یہہ مطلب جمہور کے قول کے

الجمھور المسطور فی کتب الاصول ان تقلید المفضول جائز لان جوازہ لا ینافی

جو کتب اصول مین لکھا ہوا ہے منافی نہین ہے کہ مفضول کی تقلید جائز ہے اسلئے کہ یہہ جواز اوس وجوب کے منافی

الوجوب المذکور فلھذا قال فی الاول لا یجوز ولم یقل ذلک فی الثانی بل قال ما قال

نہین ہے اسلیے اول مین لا یجوز کہا ہے اور یہہ لفظ دوسرے جگہہ نہین کہا بلکہ وہ کہا جو کہا

فحصل التطبیق والتوفیق وقال الفھستانی فی النقایۃ شرح مختصر الوقایۃ

اب تطبیق اور توفیق حاصل ہو گئی اور فہستانی نقایہ مختصر الوقایہ کے شرح مین کہتا ہے

اعلم ان من جعل الحق متعددا کالمعتزلۃ الذین اثبتوا للعامی الخیار فی الاخذ من کل

اور سمجھ لے کہ جس شخص نے حق کو متعدد قرار دیا ہی جیسے معتزلہ تو اوسنے عامی کی لئی یہہ اختیار ثابت کیا ہے

مذھب ما یھواہ ومن جعل الحق واحدا کالعلمائنا الزم للعامی اماما واحدا منھما

کہ ہر مذہب مین سے جی ہوس کے موافق عمل کر لیا کری اور جسنے حق کو ایک ہے قرار دیا ہے جیسے ہمارے علما تو اوسنے عامی کی

فلو الکشف فلو اخذ فی کل مذھب مباحہ صار فاسقا تاما کما فی شرح

لو الکشف مین ہے اب اگر کوئی ہر ایک مذہب مین سی مباح مباح لی لیا کری تو پورا فاسق ہو گا چنانچہ یہہ شرح

الطحاوی فوجب فی المذهب الصلابة ای اعتقاد کونه حقا وصوابا کما فی

طحاوی مین ہے اب اپنی مذہب مین استقلال یعنے اوس مذہب کی حقیت اور صواب کا اعتقاد واجب ہے چنانچہ

الجواهر ومشائخنا قالوا ان مذهبنا صواب یحتمل الخطاء ومذهب غیرنا

جواہر مین ہے اور ہمارے مشایخ کہتے ہین کہ ہمارا مذہب بیشک صواب پر ہے خطا کا احتمال ہے اور غیرون کا مذہب

خطا یحتمل الصواب کما فی المصفی انتهی هذا مبنی علی ان المجتهد قد یخطی

خطا پر ہے صواب کا احتمال ہے چنانچہ مصفے مین ہے تمام ہوا اسکی اصل یہہ ہیگی کہ مجتہد کبھے خطا کرتا ہے

وقد یصیب فاذا کان الامر کذلک کان مذهب افضل المجتهدین صوابا یحتمل

اور کبھی صواب بس جبکہ ہوا امر ایسا تو ہوگا مذہب افضل المجتہدین کا صواب پر محتمل خطا کا

الخطا وقال الشامی فی شرح الدر المختار فی کتاب التعزیر تحت قوله

اور شامی نے شرح در المختار کی کتاب التعزیر مین اس قول ارتحل آہ کے تحت مین کہا ہے

ارتحل الی مذهب الشافعی یعزر کذا فی السراجیة فان العلماء حاشا

کہ تعزیر دیا جاوی چنانچہ سراجیہ مین ہے بیشک علماء اونکو اللہ نے محفوظ

هم الله تعالی ان یریدوا لازدراء بمذهب الشافعی وغیره بل یطلقون تارة

رکھا ہے اس سے کہ وہ مذہب شافعے وغیرہ کی حقارت کرتے ہون بلکہ کبھے ایسے ایسی عبارت

العبارة للمنع من الانتقال خوفا من التلاعب بمذاهب المجتهدین ویدل علی

انتقال کی بندش ہے ایسا نہو کہ مجتہدین کا مذہب کھیل اور بازیچہ ہو جاوے اور اسکی تو لیل ہے

ذلک ما فی القنیة رامزا لبعض کتب المذهب لیس للعامی ان یتخیر

جو قنیہ مین مذہب کے بعضے کتابون سے اشارہ ہی عامی کو یہہ اختیار نہین ہے

مذہب

مذهب الی مذهب و یستوی فیه الشافعی و الحنفی انتهی یعنی ان العلماء

کہ ایک مذہب سی دوسرے مذہب مین داخل ہو جاوے اور اسمین شافعی اور حنفی سب برابر ہین تمام ہوا مراد ہے کہ علما

حیث اطلقوا تلک العبارات الدالة علی التغییر لم یکن ارادتهم تحقیر

جس جگہہ ایسی عبارت بیان کی ہی جو تغیر پر دلالت کرتے ہے اونکی غرض تحقیر

شافعی و الشافعی و غیره رضی الله عنهم بل اطلقوا تلک العبارات الدالة

شافعی و غیرہ رضے اللہ عنہم کی نہین ہے بلکہ یہہ عبارت جو تغیر پر دلالت کرتے ہین

علی التغییر للمنع من الانتقال من مذهب الی مذهب خوفا من التلاعب

انتقال کی بندش ہے مذہب سی دوسرے مذہب مین اس خوف سی کہ بازیچہ

فیستوی فیه الحنفی و الشافعی و المالکی و الحنبلی رضی الله تعالی عنهم

ہو جاوے اب اسمین حنفی اور شافعی اور مالکی اور حنبلی رضی اللہ عنہم سب برابر ہین

کما فی القنیة ناقلا عن بعض کتب المذهب انه لیس للعامی ان یتحول

چنانچہ قنیہ مین مذہب کے بعض کتب سی نقل کیا ہی کہ عامی کو یہہ اختیار نہین ہے کہ ایک

من مذهب الی مذهب فیستوی فیه الحنفی و الشافعی و قال الملا علی

مذہب سے دوسرے مذہب مین ہو جاوے اور اسمین حنفی اور شافعی دونو برابر ہین اور ملا علی قاری

القاری فی الرسالة المذکورة و یجب علیه حتما ان یعین مذهبا من

رسالہ مذکورہ مین کہتے ہین کہ عامی پر خواہ مخواہ یہہ واجب ہے کہ ان مذاہب مین سے

هذه المذاهب اما مذهب الشافعی فی جمیع الفروع او مذهب مالک

کوئی ایک مذہب معین کر لے یا شافعی کا مذہب تمام فروع مین یا مالک کے مذہب

اَوْ مَذْهَبِ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَغَیْرِهِمْ وَلَیْسَ لَهٗ اَنْ یَّتَحَوَّلَ مِنْ مَّذْهَبِ الشَّافِعِیِّ مَا یَهْوَاهُ

یا ابو حنیفہ وغیرہ کا مذہب اور اوسکو یہہ جایز نہین کہ شافعی مذہب مین سے وہ مذہب جس

وَمِنْ مَّذْهَبٍ غَیْرِهٖ مَا یَرْضَاهُ لِاَنَّا لَوْ جَوَّزْنَا ذٰلِكَ لَاَدّٰی اِلَی الْخَبْطِ وَالْحَرَجِ اَیْ

جو اوسکی ہوس ہو اور اور مذہب مین جو خواہش رکھتا ہو اسلئے کہ اگر ہم جایز رکھین تو خبط ہو جاویگا اور انتظام

الضَّبْطِ حَاصِلُهٗ یَرْجِعُ اِلٰی نَفْیِ التَّكْلِیْفِ لِاَنَّ مَذْهَبَ الشَّافِعِیِّ مَثَلًا اِذَا اقْتَضٰی

باقی نہ رہیگا انجام مین تکلیف جاتی رہیگی اسلئے کہ مثلاً شافعی مذہب اگر ایک شی کے

تَحْرِیْمَ شَیْءٍ وَمَذْهَبُ غَیْرِهٖ اِبَاحَةَ ذٰلِكَ الشَّیْءِ اَوْ عَلَی الْعَكْسِ فَهُوَ اِنْ شَاءَ

حرمت لازم کری اور دوسرے کا مذہب اوسی شے کی اباحت یا اسکی برعکس پس وہ شخص کہ جاتے

مَالَ اِلَی الْحَلَالِ وَاِنْ شَاءَ مَالَ اِلَی الْحَرَامِ فَلَا یَتَحَقَّقُ عِلَّةُ الْحِلِّ وَالْحُرْمَةِ وَذٰلِكَ

حلت کا قایل ہو اور اگر چاہی حرمت کا قایل ہو پس حلت اور حرمت دونو متحقق نہین ہین اور اس

اِعْدَامُ التَّكْلِیْفِ وَاِبْطَالُ فَائِدَتِهٖ وَاسْتِیْصَالُ قَاعِدَتِهٖ وَذٰلِكَ بَاطِلٌ اِنْتَهٰی

تکلیف جاتی رہی اور تکلیف کا فایدہ باطل ہو گیا اور اوسکا قاعدہ جڑ سے اوکھڑ گیا اور یہہ باطل ہے

هٰذَا دَلِیْلٌ اِنْتِظَامِ الدِّیْنِ وَقَالَ شَاهْ وَلِیُّ اللّٰهِ فِیْ عِقْدِ الْجِیْدِ وَالْمُرَجَّحُ عِنْدَ

یہہ دلیل دین کے انتظام کی ہے اور شاہ ولی اللہ عقد الجید مین کہتے ہین اور فقہا کے

الْفُقَهَاءِ اَنَّ الْعَامِّیَّ الْمُنْتَسِبَ اِلٰی مَذْهَبٍ لَهٗ مَذْهَبٌ لَا یَجُوْزُ لَهٗ مُخَالَفَتُهٗ

نزدیک مرجح یہہ ہے کہ عامی جو منسوب ہے طرف مذہب کے وہ صاحب مذہب ہے نہین جایز اوسکو مخالفت اس مذہب منسوب الیہ کی

اِنْتَهٰی وَقَالَ شَاهْ وَلِیُّ اللّٰهِ فِی الْاِنْصَافِ فَاعْلَمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا فِی الْمِائَةِ الْاُوْلٰی

تمام ہوا اور شاہ ولی اللہ انصاف مین کہتے ہین جان لے کہ پہلی اور دوسری صدی کی لوگ

والله سبحانه

وَاَمَّا بِنَاءً عَلٰى غَيْرِ مُجْمَعٍ عَلَيْهِ عَلَى التَّقْلِيدِ بِمَذْهَبٍ وَاحِدٍ بِعَيْنِهٖ وَبَعْدَ الْمِائَتَيْنِ

کسی ایک معین مذہب کی تقلید پر متفق نہ تھے اور دوسو ہجری کے بعد

ظَهَرَ فِيهِمُ التَّمَذْهُبُ بِأَعْيَانِهِمْ وَقَلَّ مَنْ لَا يَعْتَمِدُ عَلٰى مَذْهَبِ مُجْتَهِدٍ بِعَيْنِهٖ

اون مین ظاہر ہوا مذہب معین پکڑنا مذاہب اربعہ سے اور وہ شخص کمتر تھا کہ کسی خاص مجتہد کے مذہب پر اعتماد

وَكَانَ هٰذَا هُوَ الْوَاجِبُ فِي ذٰلِكَ الزَّمَانِ اِنْتَهٰى وَقَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْوَهَّابِ

نرکھتا ہو حالانکہ اوس زمانہ مین یہہ واجب تھا تمام ہوا اور شیخ عبد الوہاب

الشَّعْرَانِيُّ فِي الْمِيزَانِ الصُّغْرٰى وَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَا يُنَافِي مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْزَامِ الْعَامِّيِّ

شعرانی میزان الصغرے مین کہتے ہین اور جانلے کہ یہہ ہمارے اس مدعا کی منافی نہین ہے کہ علمانے

لِلْعَامَّةِ بِالْتِزَامِ مَذْهَبٍ مُعَيَّنٍ لِاَنَّهُمْ مَا اَلْزَمُوهُمْ بِذٰلِكَ اِلَّا رَحْمَةً بِهِمْ

عامی کی حق مین لازم کردیا ہی کہ ایک ہی مذہب معین پکڑی رہے اسلئی کہ علما کا یہہ تصید اون پر صرف رحمت ہے

فَلَوْ لَا اِلْزَامُهُمْ لِلْعَامِّيِّ بِمَذْهَبٍ مُعَيَّنٍ لَضَلَّ عَنْ طُرُقِ الْهُدٰى اِنْتَهٰى وَقَالَ الشَّعْرَانِيُّ

علما اگر عامی کو ایک معین مذہب لازم نکردیتی تو بیشک طریق ہی سے بچل جاتا تمام ہوا اور شعرانی

فِي الْمِيزَانِ الصُّغْرٰى فِي مَوْضِعٍ اٰخَرَ اَمَّا مَنْ لَمْ يَصِلْ اِلَى الشُّهُودِ عَيْنِ الشَّرِيعَةِ الْاُولٰى

میزان الصغری مین اور جگہہ کہتے ہین جسکو عین شریعت اولی کا شہود میسر نہین آیا

فَهُوَ عَلَيْهِ التَّقْلِيدُ بِمَذْهَبٍ وَاحِدٍ كَمَا مَرَّ خَوْفًا مِنَ الْوُقُوعِ فِي الضَّلَالِ وَ

سو تقلید ایک ہی مذہب کی واجب ہے چنانچہ گذرا اس خوف سے کہ گمراہی مین جاگرے اور

عَلَيْهِ عَمَلُ النَّاسِ الْيَوْمَ اِنْتَهٰى وَقَالَ الطَّحْطَاوِيُّ فِي شَرْحِ الدُّرِّ الْمُخْتَارِ فِي

اب لوگونکا عمل اسی پر ہے تمام ہوا طحطاوی درالمختار کے شرح مین

ثم اب الذبح قال بعض المفسرين ان هذه الطائفة الناجية المسماة

کتاب کشف الزیغ مین کہتا ہے بعضے مفسر کہتے ہین یہہ طائفہ ناجیہ جسکو

باهل السنة والجماعة قد اجتمعت اليوم في المذاهب الاربعة تهم الحنفيون

اہل السنۃ والجماعت کہتے ہین ان دنون چارون مذہبون مین مجتمع ہوئی ہین کہ وہ حنفی

والمالكيون والشافعيون والحنبليون فمن كان خارجا من هذه المذاهب في ذلك

اور مالکی اور شافعی اور حنبلی ہین اور جو شخص اس زمانہ مین ان چارون مذہب سے الگ ہو

الزمان فهو من اهل البدعة والنار انتهى وقال الامام الغزالي في الاحياء بل

تو وہ بدعتی اور جہنمی ہے تمام ہوا اور امام غزالی احیاء مین کہتے ہین بلکہ

على كل مقلد اتباع مقلده في كل تفصيل فان مخالفته المقلد متفق

ہر مقلد پر اپنے مجتہد کا اتباع ہر ہر چیز مین لازم ہے کیونکہ مقلد کا مجتہد ہی مخالف ہونا علماء مین اتفاقی

على كونه منكرا بين المحصلين انتهى فالجواب عن الاية ان المراد الفرد

منکر ہے تمام ہوا پس آیت کا جواب یہہ ہے کہ از روی دلائل مسطورہ کے

الكامل لا الناقص بالادلة المسطورة والجواب عن اجماع الصحابة انه قياس

فرد کامل مراد ہے فرد ناقص مراد نہین ہے اور اجماع صحابہ کا یہہ جواب ہے کہ یہہ قیاس

مع الفارق لانه كان ذلك في ذلك الزمان لاجل الضرورة ولم نوجد

مع الفارق ہے اسلئے کہ یہہ بسبب ضرورت اوسی زمانہ مین تھا اب اس زمانہ مین

تلك الضرورة في ذلك الزمان كما صرح به الملا علي القاري في الرسالة

وہ ضرورت نہین رہی چنانچہ ملا علی قاری نے رسالہ مذکورہ مین

المذكورة

المذکورۃ حیث قال فان قیل لیس فی عھد الصحابۃ کان الواحد من التابعین مخیرا

صاف کہا ہی جس جگہہ کہا ہے اگر کوئی اعتراض کری کیا صحابہ کے تھا کہ ہر ایک کو یون نہین تھا کہ ہر ایک کو گو نہین تھا

بین ان یاخذ فی بعض الوقائع بمذھب الفاروق وفی بعض اخر بمذھب الصدیق

کہ کسی حادثہ مین عمر فاروق کی مذہب پر عمل کرے اور کسے اور حادثہ مین ابو بکر صدیق اکبر کے مذہب پر عمل کری

الاکابر قلنا انما کان کذلک لان مسائل الصحابۃ لم تکن کافیۃ لعامۃ

کہ جواب دینکی یہ اختیار اسلیے تہا کہ صحابہ کے مسائل عام اور وقائع اور حوادث کے لیے کافی

الوقائع ولا شاملۃ لکافۃ المسائل لانھم لم یتفرغوا الی تفریع التفاریع

نہین تھے اور تمام ابواب مسائل کو شامل تہے کیونکہ صحابہ کو فروع نکالنے کے

وتمھید الاصول والتفاصیل فلاجل الضرورۃ یحل للمقلدین اتباع الائمۃ

اور اصول اور تفاصیل بیٹہانے کی فرصت نہین ملے تہے لاچار اس ضرورت سے مقلدین کو اتباع ائمہ کا

امامین فی زماننا فمذاھب الائمۃ الاربعۃ کافیۃ لمعرفۃ الکل فلا ضرورۃ الی الاتباع

حد استطاعت رہا ہمارا زمانہ سو چارون مذہب کے یک باب مین کافی ہین اب ائمہ کی اتباع کی ضرورت

لامامین انتھی والجواب عن قولھم ان المقلد اذا التزم مذھبا ھل فجب علیہ

نہین ہے تمام ہوا اور انکی اس قول کا جواب کہ مقلد جب کوئی ایک مذہب اختیار کرلی تو اوسپر آیا استمرار واجب ہے

الاستمرار ام لا قال البعض نعم وقال البعض لا وھو المختار اذ لا واجب الا ما

یا نہین پس کوئی کہتا ہی ان استمرار واجب ہے اور کوئی کہتا ہی نہین واجب اور یہہ ہے مختار ہی اسلیے کہ واجب

اوجبہ اللہ تعالی ولم یوجب علی احد ان یتمذھب بمذھب احد انتھی ان ذلک

ہوتا ہی جو اللہ تعالی واجب کرے اور اللہ نے کسی پر یہہ واجب نہین کیا کہ ایک ہی کا مذہب اختیار رکہی تمام ہوا یہہ ہے کہ اس

الوجوب بمعنی الفرض بدلیل ان ھذہ العبارۃ مذکورۃ فی کتب الاصول الماتریدیۃ

اس وجوب کے معنے فرض کے ہین اس دلیل سے کہ یہہ عبارت اصول ماتریدیہ کے

والشافعیۃ ایضا والواجب عندھم بمعنی الفرض فما لم یحمل الوجوب علی الفرض

اور شافعی کے کتب مین بہی مذکور ہے اور واجب کا لفظ اونکی ہان فرض کے معنو مین ہے پس جب تک وجوب کے فرض

لا یستقیم المعنی بل الحنفیۃ فی الاصول ایضا کذلک حیث قالوا ان الامر للوجوب

نہ لینگے معنے ٹہیک نہین ہونگے بلکہ حنفی بہی اصول مین ایسے ہی ہین اسلئے کہ کہتے ہین کہ امر وجوب کے لئے

معناہ عندھم انہ للفرض بل فی کتبھم الفقہیۃ ایضا کثیر کما لا یخفی علی

ہوتا ہی اسکی معنی حنفیون کے نزدیک یہہ ہین کہ فرض کے لئی ہے بلکہ انکی فقہی کتابون مین بہی بہت مذکور ہی جیسا کہ

علم مما ذکر ان الوجوب ھھنا بمعنی الفرض فیکون تقدیر الکلام ھکذا ان

پس بیشک اس تقریر سی یہہ معلوم ہوا کہ یہان وجوب فرض کے معنو مین ہے اب گویا کلام یون ہوگئی کہ مقلد

المقلد اذا التزم مذھبا ھل فرض علیہ الاستمرار ام لا فقال البعض

جب کوئی مذہب اختیار کرلے تو آیا اوسپر استمرار فرض ہے یا نہین بہر کوئی

وھو من قال بعدم جواز تقلید المفضول کلھم وقال البعض وھو من قال

جو مفضول کی تقلید کے جواز کا قائل نہین ہے کہتا ہی ہان اور کوئی یعنے جو مفضول کی

بجواز تقلید المفضول لا اذ لا فرض الا ما فرضہ اللہ تعالی

تقلید کے جواز کا قائل ہی کہتا ہی نہین اسلئے کہ فرض وہ ہے ہوتا ہے جو اللہ تعالی فرض کردے

ولم یفرض ذلک علی احد فیکون اھل السنۃ متفقین علی التزام

اور یہہ تو اللہ تعالی نے کسی پر فرض نہین کیا اب اہل سنت ایک ہی مذہب کے وجوبا التزام پر

المذہب

المذهب الواحد بطريق الوجوب الذي كان تركه

متفق ہوئے جسکا ترک کرنا

مكروها تحريما كما دل عليه ما قال الغزالي بل هو اكل

مکروہ تحریمی ہے چنانچہ اسپر امام غزالی کا یہہ قول دلالت کرتا ہے بلکہ ہر

مقلد اتباع مقلده في كل تفصيل فان مخالفته متفق

مقلد کو اپنے مجتہد کا اتباع ہر ہر جزیر مین لازم ہے کیونکہ اوسکی مخالفت

على كونه منكرا بين المحصلين انتهى كلام زيد

علماء مین بالاتفاق منکر ہی تمام ہوا زید کی کلام تمام ہوئی

اعمرو على الخطاء ام زيد على الخطاء بينوا توجروا جزاكم الله

اب عمرو ہے خطا پر یا زید ہے خطا پر بیان کرو ثواب تمکو اللہ

تعالى في الدارين خيرا

تعالی ہر دو جہان مین جزا خیر دیوی

مواہب العرب

مواہب علماء ملۃ المعظمۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین ولا عدوان الا علی الظالمین

تمام حمد واسطے اللہ پروردگار عالمین کے ہے اور آخر کو خوبی واسطے پرہیزگاروں کے ہی اور نہین ہے غصہ مگر ظالمون پر

والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد سید المرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

اور درود اور سلام نازل ہووے ہمارے سید محمد صلی اللہ علیہ وسلم سید المرسلین پر اور اوسکی تمام آل اور اصحاب پر

اللھم اھدنی لما اختلف فیہ من الحق انک تھدی من تشاء الی صراط مستقیم

الٰہی مجھکو دیکھا حق بات جسمین اختلاف ہو رہا ہی بیشک تو جسکو چاہی سیدھی راہ پر ہدایت کرتا ہے

وبعد فقد تاملت ھذہ الرسالۃ وما جری بین المتناظرین فی ھذہ

اور اسکی بعد مین نے اس رسالہ کو اور جو جو اس باب مین درمیان مناظرین کی گفتگو ہی خوب تامل کیا

المقالۃ فرایت ما قالہ زید ھو الصواب الذی لا محید عنہ عند اولی

سو مین نے اوسکو جو زید کہتا ہے صواب پایا ایسا کہ عقلاء کی نزدیک اوسے اعراض نہین ہے

الالباب لاتفاق کلمۃ من یعتد بہ من علماء الشریعۃ المحمدیۃ

• واسطے اتفاق کلام علماء شریعت محمدیہ کے جو معتبر ہین

اَنَّ مَنْ لَمْ یَبْلُغْ رُتْبَةَ الْاِجْتِهَادِ یَلْزَمُهُ التَّقْلِیْدُ وَاَیْنَ الْوَاصِلُ اِلٰی هٰذِهِ الرُّتْبَةِ

اسپر کہ جسکو اجتہاد کا رتبہ حاصل نہین ہے اوسکو تقلید کرنا لازم ہے اور اب کہان ہے جو اس بلند رتبہ کو

الْعَلِیَّةِ کَیْفَ وَقَدْ قَالَ مَوْلَانَا الْعَلَّامَةُ الْحَافِظُ الشَّیْخُ قَاسِمُ الْحَنَفِیُّ تَلْمِیْذُ

حاصل کرے کیونکر ہوسکتی ہے حالانکہ فرمایا مولانا علامہ حافظ شیخ قاسم حنفی نے

مُحَقِّقِ الْکَمَالِ بْنِ الْهُمَامِ وَکَانَ مِنْ اَهْلِ الْقَرْنِ التَّاسِعِ قَدْ طُوِیَ بِسَاطُ

کہ محقق کمال بن ہمام کے شاگرد ہین اور نوین قرن کے لوگون سے ہین کہ مدت دراز سے

الْاِجْتِهَادِ مُنْذُ مُدَّةٍ طَوِیْلَةٍ لِفَقْدِ شَرَائِطِهٖ فَاِذَا کَانَ هٰذَا فِیْ زَمَنِ الْحَافِظِ

اجتہاد کا فرش لپٹ جانا واسطے گم ہونے شرائط اجتہاد کے اور جب حافظ مذکور کے عہد مین

الْمَذْکُوْرِ فَمَا ظَنُّکَ بِهٰذَا الزَّمَانِ الَّذِیْ عَمَّ فِیْهِ الْجَهْلُ وَقَلَّ الْعِرْفَانُ وَلَوْ جَوَّزَ

یہہ حال ہو پھر تجھکو اب اس زمانہ مین کیا خیال ہے جسمین جہل پھیل رہا ہی اور عرفان کمتر ہو گیا ہی اور اگر

لِکُلِّ عَالِمٍ اَنْ یَّجْتَهِدَ لَعَظُمَ الْخَطْبُ وَاتَّسَعَ الْخَرْقُ وَعَمَّ الضَّرَرُ وَطَمَّ الْبَلَا

ہر ایک عالم کو جائز ہو کہ اجتہاد کیا کری تو دشوار بڑہ جاوے اور خرافات رائج ہو جاوے اور ضرر پھیل جاوے اور بلا جوش مین

وَقَالَ کُلٌّ بِرَأْیِهٖ وَتَهْوِیْسِهٖ وَفَهْمِهِ الْجَامِدِ وَذِهْنِهِ الْخَامِدِ وَغَرَضِهِ

اور ہر ایکا اپنی اپنی رای اور ہوس کی راہ سی اور اپنے فہم بستہ اور ذہن بے نور اور غرض

الْفَاسِدِ وَلَصَارَتِ الْاَحْکَامُ لَا تَنْضَبِطُ وَالتَّرَافُعُ وَالنِّزَاعُ لَا یَنْقَطِعُ کَمَا هُوَ

فاسد سے حکم دیا کری اور احکام ہرگز منضبط نرہین اور مقدمات پیسی اور خصومت تمام نہو چنانچہ اب ہے

الْوَاقِعُ الْاٰنَ فِی الدِّیَارِ الْهِنْدِیَّةِ مِنْ بَعْضِ الْجَهَلَةِ الْلِئَامِ الَّذِیْنَ هُمْ کَالْاَنْعَامِ

حال ہے ملک ہندوستان مین بسبب بعضی لئیم جاہلون کے ہو رہا ہی جو کہ مثل ڈانگرون کی ہین

مِنَ التَّكْلِيمِ وَحَقِّ الْعُلَمَاءِ الْأَرْبَعَةِ الْأَعْلَامِ وَادِّعَائِهِمُ الْاِجْتِهَادَ الَّذِي دُونَهُ

کہ چاروں علمار بزرگ کے باب مین کلام کرتے ہین اور اپنے لئی اجتہاد کا دعوی کرتے ہین جو بدون اوسکی

خَرْطُ الْقَتَادِ فَالْأَنْسَبُ بِهٰذِهِ الطَّائِفَةِ التَّعْزِيرُ وَالرَّدْعُ وَالتَّحْذِيرُ مِنْ اِتِّبَاعِهِمْ

کانٹے ٹٹولنی ہین سو اس گروہ کے واسطے تعزیر اور جھڑکی اور دھمکی سزاوار ہے کہ انکا اتباع

وَيَجِبُ عَلَى وُلَاةِ الْأُمُورِ مُرَاعَفَةُ اللّٰهِ لَهُمُ الْأُجُورَ تَعْزِيرُهُمُ التَّعْزِيرَ الْبَلِيغَ

اور اولی الامر پر خدا تعالے اونکا ثواب دوچند کری انکی بڑی تعزیر دینی واجب ہے اور نہین

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَهُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَكِيلُ قَالَهُ بِفَمِهِ وَأَمْلَاهُ

پھرنا گناہ سے اور نہ قوت عبادت کی مگر اللہ علی عظیم سے اور وہ ہمکو کافی ہے اور اچھا ذمہ ذکر کری یہہ تحریر اسی نے

بِرَقَمِهِ خَادِمُ الشَّرِيعَةِ وَالْمِنْهَاجِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ سِرَاجُ الْحَنَفِيُّ الْمُفْتِي

اور اسکی لکھنے کی اجازت دی خادم شریعت اور منہاج عبد الرحمن بن عبد اللہ سراج حنفی

مَكَّةَ الْمُشَرَّفَةَ حَالَ كَوْنِهِ حَامِدًا مُصَلِّيًا مُسَلِّمًا

جواب یکہ مشرفہ کا مفتی ہی حمد اور صلوۃ اور سلام کرتے ہوئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَصَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالسَّالِكِينَ

تمام حمد اللہ کو جو اکیلا ہی اور درود اور سلام نازل ہو ہمارے سید محمد صلعم پر اور اوسکی آل اور اصحاب پر اور اونپر جو چلے اوسکی

نَهْجَهُمْ بَعْدَهُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُكَ الْهِدَايَةَ لِلصَّوَابِ قَدْ تَأَمَّلْتُ هٰذِهِ الرِّسَالَةَ

رستہ پر جیتے ہین بعد اوسکے اے میرے مجھسی صواب کی ہدایت چاہتا ہون مین اس رسالہ کو

وَجَرَى بَيْنَ الْمُتَنَاظِرِينَ مِنَ الْمَقَالِ ثُمَّ تَأَمَّلْتُ مَا أَجَابَ بِهِ مَوْلَانَا مُفْتِي الْإِسْلَامِ

اور مناظرین کی گفتگو کو خوب تامل کیا پھر مین نے مولانا مفتی اسلام کے جواب کو غور کیا

فَمَا بَيَّنَهُ

فرأيته جوابه هو العمدة عند العلماء الاعلام وهو الصواب الذي يعول

تو اونکی جواب ہی کو علماء اعلام کے نزدیک عمدہ اور صواب پایا جسپر اعتماد ہے

عليه ويرجع عند الاشتباه اليه فعلى ولاة الامور ثبت الله بهم

اور شبہ پڑے تو اودہر مراجعت کی جاوے سو شرع کے حاکمون پر اللہ اونکی دین کے

قواعد القائم ومن بهم المبتدعة والملحدين ان يعزروا ومن يخرج عن اتباع

قواعد قائم رکھی اور اونکی سبب سے بدعتی اور ملحد لوگون کے پیچ کنی کری یہ لازم ہی جو شخص ائمہ اربعہ مجتہدین کے اتباع سے

الائمة الاربعة المجتهدين ويعذبوه بما يستحقه من العذاب المهين

باہر قدم رکھی اوسکو تعزیر دین اور اوسکو شکنجہ کرین اوسکے لائق ذلت کا عذاب

والله الموفق للصواب واليه المرجع والمآب وصلى الله على سيدنا محمد وعلى

اور اللہ صواب کے توفیق دینی والا ہی اور اوسکی طرف بازگشت اور پھرنا ہی اور درود ہو اللہ کا ہمارے سردار محمد صلعم پر اور

آله وصحبه وسلم قاله بفمه وكتبه بقلمه كثير الذنوب والآثام خادم

آل اور اصحاب پر اور سلام یہہ تقریر کی اپنی زبان سے اور اوسکو لکھا اپنی ہاتھ سے عاصی گنہگار خادم

طلبة العلم بالمسجد الحرام المرتجي ربه الغفران احمد بن زيني دحلان

طلبا علم نے مسجد حرام مین جو اپنے رب سے امید مغفرت کی رکھتا ہی احمد بن زینی دحلان

مفتي الشافعية بمكة المحمية غفر الله له ولوالديه واساتذته وجميع

مفتی شافعی مذہب نے مکہ شریفہ مین اللہ بخشی لاوے اوسکو اور اوسکے والدین کو اور استاد کو اور سب

ومحبي المسلمين امين

احمد دحلان

اور مسلمان دوستون کو آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحمت والا ہے

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد الامین وعلی آلہ

تمام حمد اللہ کے ہی جو پروردگار عالمین کا ہے اور درود اور سلام اوسکے رسول پر جو محمد امین اور اونکے آل

وصحبہ ھداۃ الدین وبعد فلما طالعت ھذہ الرسالۃ من اولھا الی اٰخرھا

اور اصحاب کہ جو دین کے ہادی ہین اسکی بعد جب مین نے یہہ رسالہ تمام اول سے آخر تک

طلقا طلقا ووجدت الحکم الذی اشتملت علیہ حقا نیقا وموافقا للکتاب

تہوڑا تہوڑا پڑہا اور مین نے وہ حکم جو اوسمین مذکور ہے حق حق اور قرآن اوسکے موافق

والازہر والحدیث النورانی والاجماع الاظہر والقیاس الاشہر لانہ مقرر مثبت

اور حدیث نورانی اور اجماع پاک اور قیاس مشہور کے مطابق پایا کیونکہ تقریر مین یہہ حکم

فی التقریر ومحرر ثابت فی التحریر ومجمع علیہ عند النحاریر ولا یحوم حولہ

مقرر مثبت ہے اور لکہے ہوئی جگہہ مین لکہا ہوا ثابت اور زبردست علما کا متفق علیہ اور اوسکے گرد نہ

شک وشبہہ ولا ظن وتخمین وریبۃ قلت بصحتہ انا الفقیر تراب اقدام العلماء

شک اور شبہہ ہو سکتا ہی اور نہ ظن اور تخمین اور بدگمانی تو مین اسکی صحت کا قائل ہوا مین فقیر علما کی خاک پا

المسکین الجانی احمد المہاجر الداغستانی المکی مدرس المدرسۃ السلیمانیۃ و

مسکین گنہگار احمد مہاجر داغستانی مکی سلیمانی مدرسہ کا مدرس

ممرت ربی زدنی علما واغفر لنا ولوالدینا ولجمیع المومنین من الاولین والاٰخرین (الراجی احمد)

اور مہربانی کر الٰہی مجہکو علم زیادہ دے اور مجہکو بخشدے اور ہمارے والدین کو اور تمام مومنین اگلی اور پچہلے کو

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبي بعده اما بعد فقد اطلعت

تمام حمد واسطے اللہ کے جو اکیلا ہے اور درود سلام اوس رسول پر کہ جسکے بعد نبی نہین ہے پہر اسکے بعد کہ مین نے

على هذه الرسالة وتاملت جواب مفتي الاسلام فوجدته حقا لا ريب فيه ولا شك

اس رسالہ کو دیکھا اور مفتی اسلام کے جواب مین تامل کیا سو مین نے اوسکو حق پایا اور اوسمین کچھہ شبہہ نہین

انه هاد يا لاهل الرشاد قامعا لاهل الزيغ والفساد فعلى ولاة الامور

نیکبختون کے لئی ہادی ہے اور کجے اور فساد والون کو بیخ کن ہے سو شرعی حاکمون پر

ضراعة لله لنا ولهم لا جور ان يغرروا من الحدث في الدين وحرج على اتباع

ہمارا اور اونکا اجر دونگا کرے یہہ لازم ہے کہ جو دین کے اندر الحاد جہگڑا پیدا کرے اور ائمہ

الائمة الاربعة المجتهدين اللهم لا تجعلنا ممن اتبع هواه وسلك سبيل

مجتہدین کے اتباع سے باہر ہو جاوے اوسکو سزا دیون الٰہی ہمکو اوسمین شریک مت کر جو اپنی ہوا کو سن کر چلے

الشيطان فاغواه كتبه حسين بن ابراهيم مفتي المالكية ببلد الله الحميد

اور شیطان کے راہ چلا پہر شیطان نے اوسکو بہکایا یہہ حسین بن ابراہیم مالکی مذہب کے مفتی نے مکہ شریف مین لکہا

مصليا مسلما حامدا

حسین

لتہ عنہ

صلوة اور سلام کرتے ہوئے

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين رب زدني علما اطلعت على

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم والا تمام حمد واسطے پروردگار عالمین کے ہے الٰہی مجکو علم زیادہ دے مین

هذه السبذة اللطيفة ورايت ما افتى به مولانا الحامل راية الامام الاعظم

اس مختصر لطیفہ پر مطلع ہوا اور مین نے فتوی مولانا امام اعظم ابو حنیفہ کے علم بردار کا

ابی حنیفۃ ومما کتبہ مولانا العلامۃ شافی العی مفتی مذہب الامام الشافعی رح

اور لکھا ہوا مولنا علامہ شافی مرض جہل کا مفتے مذہب امام شافعی کے کا

ومما سطرہ العلامۃ الناسک لسالک فی اقوم المسالک مفتی مذہب الامام

اور لکھا ہوا علامہ ناسک چلنے والی راست ترین راستہ مفتے مذہب امام

دار الہجرۃ الامام مالک فرایتہ ھو الحق الصریح وھو مذھبنا علی الراجح

دار الہجرت امام مالک کے مذہب کا دیکھا سو ہمنے اوسہی کو حق صریح پایا اور یہہ ہے ہمارا مذہب ہے بقول راجح

قال فی الغایۃ ویتعین الان تقلید احد الائمۃ الاربعۃ علی العوام حفظا لمذاھب

غایۃ مین کہا ہے اب چارون امام مین سے ایک کی تقلید متعین ہے کیونکہ اون کا مذہب محفوظ ہے

غیرھم والمنکر للتقلید ینادی من مکان بعید وقولہ بان التقلید شرک

اور منکر تقلید کا دور سے پکارتا ہے اور منکر کا یہہ قول کہ تقلید شرک ہے

واستدلالہ علی ذلک بالایۃ والحدیث کلام مفتری وقول خبیث فبئس

اور اوسکی سند آیۃ اور حدیث پکڑنا افترے اور ناپاک بات ہے سو اوسکی

قمعہ وزجرہ ودفعہ واجب ان امکن اللہ منہ والا فکل عقوبتہ الی اللہ

بیخ کنی اور زجر اور دفع واجب ہے اگر اللہ اسکے طاقت دی اور نہین تو اوسکی عقوبت خدا کی حوالہ ہے

وھو حسبنا ونعم الوکیل کتبہ الحقیر محمد بن عبد اللہ بن حمید مفتی الحنابلۃ

اور وہ ہمکو کافی ہے اور اچھا ذمہ دار اوسکو لکھا حقیر محمد بن عبد اللہ بن حمید حنبلی کی مفتی نے

بمکۃ المشرفۃ حامدا مصلیا مسلما

مکہ مشرفہ مین حمد اور صلوۃ اور سلام کہتے ہوئے

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وحده رب زدني علما الجواب الموفق

شروع اللہ کے نام سی جو نہایت مہربان رحم والا تمام حمد واسطی یگانہ کی ہی الٰہی مجھکو علم زیادہ دے جواب صواب کے موافق

للصواب هو ما اجاب به علماء الاسلام مفاتي البلد الحرام مرجع الانام

بیہہ ہے جو علمار اسلام مکہ کے مفتیون نے دیا ہی جو کہ خلقت کا مرجع

مقصد الخاص والعام ايد الله بهم الدين وهدى بهديهم المسلمين

خاص اور عام کا مقصد ہی اسلئے اونکی سبب سے دین کی تائید کرے اور اونکی ہدایت سی مسلمانون کو ہدایت

والله سبحانه وتعالى الموفق كتبه المقصر راجي الفيض الوهبي السيد

اور اللہ سبحانہ وتعالی توفیق دینی والا ہی اوسکو لکہا تقصیر وار اور فیض وہبی کی امید وار

فان لی وسته منه
محمد

محمد محمد الكتبي الحنفي المدرس بالمسجد الحرام عفى عنه آمين

محمد محمد کتبی حنفی نے جو مسجد الحرام مین مدرس ہے

الحمد لله اللهم هداية للصواب ما اجاب به مفاتي الاسلام المحققون

تعریف اللہ کے ہی الٰہی مین صواب کے ہدایت چاہتا ہون جو کہ اسلام کے مفتیون اور علمار محققین نے جواب دیا

الاعلام هو الحق الذي يجب المصير اليه والتحقيق الذي ينبغي التعويل

یہہ ہی حق ہی جسکے طرف رجوع کرنا واجب ہے اور وہ تحقیق ہے جسپر بھروسہ کرنا چاہئی

عليه وان هذه الرسالة قد اشتملت على الادلة الواضحة والحجج الفاضحة

اور بیشک اس رسالہ مین دلائل واضح اور حجتین غالبہ ہین

اضاءت بها شموس التحقيق واشرقت عليها كواكب التدقيق سلك صوارم

الحجج القطعية على عقائد الملحدين ورمت شهبها شياطين المبطلين فجزى

تعلے دلائل کی ملحدین کی عقاید پر سنگے کھچی ہوئی ہین اور اوسکی روشنی نے مبطل شیطانون کو بھگا دیا ہے

الله مؤلفها عن المسلمين خيرا فانه قلد اجيادهم قلائد النعم ونصر الدين

اسکے مولف کو اللہ تعالے سب مسلمانون کی طرف سے جزا خیر دی کیونکہ اسنے مسلمانون کے گردنون مین نعمتون کے نصرت دین کے

بما احكمه من محكم هذا التاليف الذي على ترتيف مقاله الخصم حكم وتوال

مار بنیاد دی ہین اس تالیف کو محکم دلائل سے ایسا مضبوط کیا ہے مخاصم کی قول کی تضعیف پر حاکم ہے اور

الله تعالى ان يعيذنا من الزيغ والضلال وان يسلك بنا طريق الائمه

کہ ہمکو کجے اور گمراہی سے باز رکھے اور ہمکو ائمہ اہل کمال کی راہ چلاوے

اهل الكمال والله الموفق للصواب واليه المرجع والمآب كتبه الراجي عفو ربه

اور اللہ توفیق دینے والا ہی صواب کی اور اوسہی کیطرف بازگشت اور پھرنا ہی ہے لکھا اسکو امیدوار بخشش اپنے

ذي الجلال عبد الرحمن بن عثمان جمال المدرس بالمسجد الحرام غفر الله له و

ذوالجلال عبد الرحمن بن عثمان جمال مدرس نے جو مسجد حرام مین مدرس ہے لکھا اللہ اوسکی

عبد الرحمن بن عثمان جمال

لوالديه واحسن اليهما واليه

اوسکی والدین کی مغفرت کرے اور اونکا اور اوسکا بھلا کرے

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي شرح صدورنا بالاسلام وطرح عنا بالاستغفار

تمام حمد اللہ کے ہے جسنے ہمارے سینے اسلام سے نورانی کئے اور ہمسے استغفار کرنے سے

اعباء الاثام والصلوة والسلام على سيدنا محمد المفضل بالتمام وعلى

گناہون کی گرد دور کردی اور درود وسلام ہمارے سید پر جنکا نام محمد ہے جن پر ابر کا سایہ ہوا اور اونکی

الله واصحابه الكرام اما بعد فقد اطلعت على هذه الرسالة وما اجاب به

اور آل و اصحاب بزرگ پھر بعد اسکے بیشک مین اس رسالہ پر اور بلد حرام یعنی مکہ کے مفتیون کے جواب پر مطلع ہوا

مفاتي البلد الحرام فوقفت على اللفظ الجزل والقول الفصل وسرحت

سو مین اوسکی عمدہ عبارت اور قول فیصل سے واقف ہوا اور اپنی انکھون سے

طرفي في روضة سقاها وابل الادية طل السحاب فوجدته الصواب

باغ مین سیر کی جو ادیہ کی بارش سے سیراب ہوا ہے ابر کی شبنم سے نہین سو اوسکو مین نے ایسا صواب پایا

الذي يجب الرجوع اليه والتحقيق الذي ينبغي التعويل عليه اذا تضح

جسکے طرف رجوع کرنا واجب ہے اور وہ تحقیق ہا ئی جسپر بھروسہ کرنا سزاوار ہے جب صواب ظاہر

الصواب فلا تدعه فانك كلما ذقت الصواب وجدت له على اللحفات بردا

ہو چکے تو اوسکو مت چھوڑ کیونکہ تو جب صواب کو چکھیگا اوسکی خنکی دانتون پر پاوی گا

كبرد الماء حين صفا وطاب وليس بحاكم من لم يبالي الخطا في الحكومة

جیسے خنکی پانی کی جب صاف اور پاکیزہ ہوتا ہے اور وہ حاکم نہین ہے جو اوسکی پرواہ نکری آیا حکومت مین خطا کی

او اصابا فجزا الله خير الجميع وشكر منهم السعي والصنيع وايد بهم

یا صواب کیا سو اللہ اوسکو سب کے طرف سے جزاے خیر دی اور انکی سعی اور صنعت پر شکر کری اور اونکی

الدين وهدى بهم المسلمين كتبه افقر الورى الى مالك الملك عبد الرحمن

سبب دین کی تائید اور مسلمانون کو ہدایت کری اسکو خلقت مین سے بڑی حاجت مند مالک الملک عبد الرحمن

بن حامد بن احمد المكي المدرس قال الله عثرته وغفر منه زلته ووالديه

بن حامد بن احمد کے مکی مدرس نے لکھا کہ اللہ اوسکی لغزش معاف کری اور اوسکی اور اوسکے ماں باپ اور

ومشايخه والمسلمين ٥

استادون اور مسلمانون کی خطا بخشے

عبد الرحمن
بن حامد

بسم الله الرحمن الرحيم اللهم هداية للصواب يجب في هذا العصر تقليد

اسکے صواب کی ہدایت اس زمانہ مین تقلید

واحد من الائمة الاربعة في فروع الدين اذ لا يوجد من فيه اهلية للاجتهاد

کسے ایک کی چارون ائمہ مین سے فروع دین مین واجب ہے اسلئی کہ ایسا شخص جو مطلق اجتہاد کا اہل ہو

المطلق فان الجلال السيوطي رحمه الله تعالى لما ادعى الاجتهاد المطلق نازعه اهل

نہین پایا جاتا کیونکہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے جب مطلق اجتہاد کا دعوے کیا تو اوس عہد کے لوگون نے اسکا

عصره وقالوا له ان كنت مجتهدا اجتهادا مطلقا فخرج لنا اية في حكم كما كان

اور اوسی کہا اگر تو مطلق مجتہد ہے تو ہمارے لئے کسے حکم مین ایک آیت نکال دے جیسے

الامام الشافعي رضي الله تعالى عنه يخرج فتعلل لهم مع طول باعه وعلو مقامه

امام شافعے رضی اللہ عنہ نکال دیا کرتے تھے سو اوسنے باوجود قدرت کامل اور بلندی مرتبہ

ونشر شراعه وقال اني مشغول بما هو اهم فاذا نازعوا حافظ عصره في ذلك

لیت ولعل کیا اور کہا مجھکو اوس سے زیادہ ضرور کے لگے ہی ہین جب اون لوگون نے اپنی عہد کے حافظ اجتہاد سے

فما بالك بهؤلاء الجهلة الذين يتكلمون في كتاب الله تعالى وسنة نبيه صلى

نزاع کی ہو تو اب تجھکو اس جاہل گروہ مین کیا خیال ہے جو کہ کتاب اور حدیث نبوی صلے

الله عليه وعلى اله وصحبه وسلم برايهم وهواهم اولئك ليس لهم في الاخرة من خلاق

اللہ علیہ وعلے آلہ وصحبہ وسلم مین اپنی رائی اور ہوا ہوس کی راہ سی کلام کرتے ہین یہہ گروہ انکو اخرت مین

وعليهم غضب الجليل الخلاق وهم كلاب اهل النار كما في الصحيح المختار ولا حول

اور اسپر خدا کا غضب ہے اور یہہ لوگ دوزخ کی کتے ہین چنانچہ حدیث صحیح مختار مین آیا ہے اگر نہ طاقت

6913

ولا قوة الا بالله العلي العظيم اذا علمت ذلك تعلم ان ما اجاب به هؤلاء

بہرنا گنا ہ ہے اور طاقت عبادت کی مگر الہ برتر بزرگ سی جب تو یہہ سمجھ چکا تو سمجھ لے کہ جواب ان علمار کا ہی

العلماء من تائيد ما في هذه الرسالة هو الحق الذي يجب المصير اليه والصواب

یعنے تائید مضمون رسالہ کی وہ ایسا ہی حق ہی کہ اوسکی طرف پہرنا واجب ہے اور ایسا صواب

الذي لا يعول في المشكلات الا عليه وعلى ولاة الامور عفا الله تعالى عنا و

کہ مشکلات مین بجز اوسکے کہین بہروسا نہین اور حکمان شرع کو خدا اونکا اور ہمارا ثواب دو چند کرے

لهم الصواب ولا حول ان يقمعوا من خالف في هذه الرسالة المؤيدة بنور

لازم ہے کہ جڑہ اوکہاڑ ڈالین جو شخص اس رسالہ کی کہ نور برہان سے موید ہے

البرهان الموثقة بقواطع الحجج والتبيان وان يضطروا هؤلاء الملحدين

اور نطق دلائل اور بیان سے مقوی ہے مخالفت کرے اور اس گروہ ملحدین کو

الخارجين عن الجادة الى الاعوجاج المبين وان يمنعوهم ان يتعوهم بخلاف ما

جو راہ مستقیم سے نکل کر ظاہر کجی مین پڑے ہین لاچار کردی اور اونکو روک دین کہ برخلاف

في هذه الرسالة او ينطقوا بكلمة من كلام اهل الزيغ والضلالة حتى

اس رسالہ کے بک ماریں یا اہل زیغ اور ضلال کے سے بات منہہ سے نکالین یہانتک

يدخلوا في عموم ما عليه جميع المسلمين وقد اتضح الحق وبان والحمد لله رب

راہ جسپہ مسلمانون کی اعتبار کرین اور بیشک حق ظاہر اور روشن ہو چکا ہے ۔ اور حمد ہے اللہ رب

العالمين وصلى الله على سيدنا محمد خاتم الانبياء والمرسلين والحمد لله رب

العالمین کے اور درود اللہ کی ہمارے سردار محمد خاتم الانبیاء اور مرسلین پر اور حمد ہے اللہ رب

العالمين وسبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله

العالمين کے اور پاکی کرتے ہیں اپنی رب عزت والے کے اون وصاف سے جو بیان کرتے ہیں اوپر رسولون کے سلام ہو اور حمد ہے

رب العالمين قاله بفمه ورسمه بقلمه اسير الزلات والمساوي احمد بن المرحوم

رب العالمین کے یہہ تقریر زبانی اور تحریر قلمی مبتلا لغزشون اور گناہ احمد بن مرحوم

السيد عبد الرحمن النحراوي عفى عنه احمد النحراوي بسم الله الرحمن الرحيم

سید عبد الرحمن النحراوی کی ہے

سبحانك لا علم لنا الا ما علمتنا حمدا لك يا من وفقتنا لاتباع

تیرے پاکی کرتے ہیں ہمکو کچھہ علم نہین سوا اوسکے جو تو نے ہمکو دیا تجھکو حمد ہے اسی وہ ذات ہے کہ ہمکو ائمہ مجتہدین کی

مجتهدي الائمة وشكرا لك بان جعلتنا من الفرقة الناجية من هذه الامة

اتباع کی توفیق دی اور تیرا شکر ہے کہ ہمکو اس امت کی فرقہ ناجیہ مین داخل کیا

وصلوة وسلاما على من ارسلته رحمة للعالمين وعلى اله واصحابه

اور درود اور سلام اوسپر جسکو تو نے واسطے رحمت عالم کے بھیجا اور اوسکی آل اور اصحاب پر

ائمة الدين اما بعد فقد تاملت هذه الرسالة مع ما اشتملت عليه من

جو دین کے امام ہین امابعد اوسکے مین نے اس رسالہ کو معہ جواب و سوال کے

السؤال والجواب ومادار بين عمرو وزيد من المحاورة والخطاب ووقفت

جو اسمین ہے خوب غور سے دیکھا اور جو کہ عمرو اور زید مین محاورہ اور خطاب ہوا اور جو جو

على ما اجاب به مولانا العلماء الكرام وائمة الدين والاسلام بلد الله

جواب ہمارے مولا اور دین اسلام کے بزرگ امامون مکہ شریف نے دیا ہے

الحرام فوجدته الحق الذي لا يعول الا عليه والصحيح الذي لا محيد

معلوم کرے سو مین نے وہی ایسا حق پایا کہ اوسی پر بھروسا ہے اور ایسے صحیح ہین کہ اونسے

عنه الا اليه فيجب عند الجمهور على من لم يكن فيه اهلية الاجتهاد

انحراف تجاوز نہین ہے سو جمہور کے نزدیک یہی جواب واجب ہے کہ جسکو اجتہاد

المطلق تقليد واحد من الاربعة في الاحكام الفرعية يخرج من عهدة

مطلق کی لیاقت نہین ہے اوسکو احکام فرعی مین چارون مین سے کسے ایک کی تقلید

التكليف بتقليدهم شاء فاضلا كان او مفضولا حيا او كان ميتا

سے یک کی تقلید کرمین تکلیف کے ذمہ داری سے بری ہوجاتا ہی غالب ہو یا مغلوب زندہ ہو یا مردہ

لبقاء قوله لان المذاهب لا تموت بموت اصحابها كما قاله النسائي رضي الله تعالى عنه

اسکے مردہ کا قول باقی رہتا ہی کیونکہ مذہب والی کے مرنے سی مذہب نہین مرجاتا چنانچہ امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین

والاصل في هذا قوله تعالى فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون فاوجب

اور سند اسکے یہہ آیت ہی پس پوچھہ لو یاد رکھنی والون سے اگر تم نہین جانتے اسلئے تعالی

السؤال على من لم يعلم وذلك تقليد للعالم ثم لا بد من كونه يعتقد ذلك

ان جان کیواسطی پوچھہ لینا واجب کیا اور یہی عالم کی تقلید ہے پھر ضرور ہی کہ وہ شخص اوس

المذهب ارجح من غيره او مساويا له وامكان في نفس الامر مرجوحا وقد انعقد

مذہب کو اوسے ہر غالب یا کہ برابر جانتا ہو اگرچہ واقع مین وہ مغلوب ہو اور اسپر ایک

الاجماع على من قلد في الفروع ومسائل الاجتهاد واحدا من هؤلاء الاربعة

اجماع منعقد ہوچکا ہی کہ جو شخص فروع اور اجتہادی مسایل مین ان چار مین سی کسی ایک کی

بعد تحقق ضبط مذهبه بتوفر الشروط وانتفاء الموانع برئ من عهدة التكليف

مذہب کے ضبط مذہب سی برعایت شروط اور انتفاء موانع تقلید اختیار کری تو وہ آئین تقلید مین بیگناہ ہی

فيما قلد فيه والاجتهاد المطلق قد انقطع من نحو الثلاثمائة وادعى الجلال

اور اجتہاد مطلق تین سو برس سے منقطع ہو چکا ہے اور جلال الدین

السيوطي بقاءه الى آخر الزمان مستدلا بحديث ان الله يبعث على رأس كل

سیوطی نی دعوی کیا تہا کہ اجتہاد آخر زمانے تک باقی رہیگا اسحدیث سے استدلال کرکر کہ اللہ تعالی ہر صدی

مائة سنة من يجدد لهذه الامة امر دينها ومنع الاستدلال بمن يجدد امر الدين من يقرر الشرائع والاحكام لا المجتهد المطلق وقد

سر برایسا شخص پیدا کرتا ہی کہ اس امت کے امور دینی کو نئی کر دیتا ہی اور اس استدلال کو منع کیا ہے

انحصر التقليد في الاربعة المدونة مذاهبهم وتنقيحها وتهذيبها بخلاف

کہ مجدد دین سی مراد وہ شخص ہے کہ شرائع اور احکام کو قایم کردی مجتہد مطلق مراد نہین ہے

مذاهب غيرهم ومن ادعى غير هذا فهو ضال مضل قد استهوته الشيطان

اور تقلید چار اماموں مین منحصر ہو چکی ہی اسلئے کہ انکا مذہب مدون اور منقح اور مہذب ہے برخلاف

وبابه بالحرمان والخسران نسأل الله تعالى ان يثبتنا على الدين القويم وان يهدينا

اور دوسرے مذاہب کے اور جو شخص انکی سوا دعوے کری تو وہ خود گمراہ اور گمراہ کرنیوالا ہی اوسکو شیطان نے ہوا

الصراط المستقيم انه ولي ذلك والقادر عليه والامر منه واليه وحسبنا الله

اور محرومی اور ٹوٹا لیکر ہٹا ہم اللہ تعالی سی سوال کرتے ہین کہ ہمکو دین قویم پر ثابت رکہی اور

سید ہا راستہ ہدایت کرے بیشک وہ اسکا والی ہی اور اسپر قادر ہے اور امر اسکی طرف سے اور اسہی کی طرف اور

ونعم

وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَصَلَّى اللّٰهُمَّ عَلَى سَيِّدِنَا

اور اچھا وکیل اور نہیں مدد اور قوت مگر ساتھ اللہ بلند بزرگ کے درود بھیج اے خدا اوپر سید

الْمُرْسَلِينَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَعَلَى آلِهِ كُلِّهِ وَصَحَابَتِهِ أَجْمَعِينَ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا قَالَهُ

المرسلین اور خاتم النبیین کے اور اوپر کل آل اور اصحاب اوسکے کے اور سلام بھیج کہا اسکو

بِلِسَانِهِ وَكَتَبَهُ بِبَنَانِهِ أَسِيرُ ذَنْبِهِ فَقِيرُ رَحْمَةِ رَبِّهِ مُصْطَفَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَفِيفِيُّ

اپنی زبان سی اور لکھا اپنی قلم سی گنہگار فقیر رحمت پروردگار مصطفے بن محمد العفیفی

أَحَدُ الْمُدَرِّسِينَ بِبَلَدِ اللّٰهِ الْأَمِينِ غَفَرَ اللّٰهُ ذُنُوبَهُمَا وَحَرَّمَ مِنْ بَحْرِ الْعَفْوِ ذُنُوبَهُمَا

مدرس مکہ شریف نے بخشے اللہ گناہ اوسکے اور حرام کردی دریا عفو مین

رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا حَمْدًا لَكَ يَا مَنْ وَفَّقَتْنَا وَهَدَيْتَنَا لِلصَّوَابِ وَالصَّلَاةُ عَلَيْكُمُ وَالسَّلَامُ

الٰہی مجکو علم زیادہ دے تجھے کو حمد ہے اے وہ ذات کہ ہمکو توفیق دی اور ہدایت کا راہ بتایا اور درود اور سلام

عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَالْأَصْحَابِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي وَجَدْتُ هٰذِهِ الرِّسَالَةَ فِي الْبَدْعِ

ہمارے سردار محمد پر اور آل اور اصحاب پر اسکے بعد پس مین نے اس رسالہ کو نادر تر تحقیق مین پایا

تَحْقِيقٍ وَمَا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ مِنْ سُؤَالِ عَمْرٍو وَجَوَابِ زَيْدٍ الدَّقِيقِ وَمَا أَجَابَ بِهِ مُفْتُو

اور اوسکے مضامین عمرو اور زید کے سوا بجواب بہت دقیق اور جو جواب کہ مکہ کے مفتیون

الْإِسْلَامِ فِي الْبَلَدِ الْحَرَامِ هُوَ الْمُعَوَّلُ عَلَيْهِ فَيَجِبُ الْعَمَلُ بِهِ وَالرُّجُوعُ إِلَيْهِ فَيَتَعَيَّنُ فِي

اسلام نے دیا ہی وہی معتمد ہے سو اسہی پر عمل واجب ہے اور اوسہی کی طرف رجوع ہی پس

هٰذَا الزَّمَانِ تَقْلِيدُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ الْأَعْلَامِ فِي فُرُوعِ الدِّينِ قَبْلَ التَّجَلِّي رَيْبٌ

اس زمانہ مین تقلید کسی ایک کے ان بزرگ امامون مین سے فروع دینی مین متعین ہے پہلے پس شک

المنور بالاعلام ولا يغتر بهؤلاء الجهلة اللئام لانهم حمر فرت من قسورة

حواشی دوکا بغیر مسلمانی اور کوئی اس گروہ ناکس جاہلون سے دھوکہ نہ کھاوی اسلئے کہ یہہ گدہی ہین انکی گردن مین بار ہے

فيجب على ولاة الامر زجرهم وقمعهم وتنكيلهم كيلا يتبعهم جهلة اهل

اب حاکمون پر انکی تعزیر اور بیخ کنی اور شکنجہ کرنا واجب ہے تاکہ جہال اہل حق کی

الحق بعد ظهور الصواب كالفلق فنسأل الله تعالى ان يوفقنا لعين الهداية ويثبتنا

جب کہ صواب مانند صبح کی روشن ہوچکا انکی تابع نہو جاوین ہم اللہ تعالے سے سوال کرتے ہین کہ ہمکو عین ہدایت کی توفیق

من الوقوع في الغواية اللهم اهد هؤلاء العلماء المتصدين لرد هذه الشبهة

اور کجی مین پڑنے سے بچاوی الہی ان علماء کو ہدایت کر کہ جو اس شبہ کی تردید کے درپے ہین

الصادرة من هؤلاء الملحدين آمين يا رب العالمين وصلى على سيدنا محمد وعلى اله

ان ملحد لوگون سے صادر ہوا ہے آمین یارب العالمین اور درود ہمارے سردار محمد پر اور انکی ال

واصحابه كتبه لذلك الفقير الداعي عمر بركات الشافعي البقاعي احد المدرسين

اور اصحاب پر یہہ لکھا ہوا فقیر داعے عمر برکات شافعی بقاعی احد مدرسین

في الحرم المكي الشريف عفى الله عنه وغفر له ولوالديه ولجميع المسلمين اجمعين

عمر برکات الشافعی البقاعی

مکہ شریف کی حرم کا ایک مدرس ہے اوس سے اللہ درگذر کرے اور اسکو بخشدے اور اوسکی ماباپ کو اور تمام مسلمانون کو

الحمد لله الذي قوى شريعة سيد المرسلين بعلماء الراسخين والعاملين واسأله

تمام حمد اللہ کو ہے جسنے سید المرسلین کے شریعت کو علماء راسخین اور عاملین سے قوی کیا اور

قمع المعاندين للدين بجاه سيد المرسلين صلى الله وسلم عليه وعلى اله واصحابه

مین اوس سے سوال کرتا ہون کہ دین کی معاندین کی سید المرسلین صلعم کے برکت سے جڑ اور اکھاڑ دے اور درود بھیجے اللہ تعالے

الی یوم الدین اما بعد فلما تفکرت بالذی جری بالسئوال والجواب فی هذه

روز قیامت تک بعد اسکے جبکہ مین نے اس رسالہ کے سوال وجواب مین فکر کیا تو یہہ

الرسالة تیقنت بان الواجب علی علماء الاسلام ان یذبوا عن شریعة سید

یقین ہوا کہ علماء اسلام پر یہہ واجب ہے کہ سید الانام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت پر

الانام شبهات اهل الزیغ والضلال ثم تاملت ما افتوا مفاتی والمدرسین

اہل زیغ اور ضلالت کے شبہات کو دور کرین پھر مین نے مفتیون اور مسجد الحرام کے مدرسین کے

بالمسجد الحرام فرایت جوابهم صوابا یوفق الحدیث المسلمون کالبنیان ویحکم

فتوے تامل سے دیکھے سو مین نے اونکے جواب باصواب پائے جو حدیث کی موافق مسلمان مانند بنیاد کی

القرآن الذی یمیز بین الحلال والحرام فایدهم الله بالنصر والظفر علی کل من یرید

قرآن کے موافق جسمین حلال اور حرام ظاہر کردیا ہے پس اللہ تعالے نصر اور ظفر سے اوسپر جو

التغییر بخسیس عقله دین سید البشر ویجعل الله اهل البدع والضلال فی

سید البشر کے دین کو اپنے عقل ناکارہ سے تغیر دینی چاہے اونکے تائید کری اور اہل بدعت اور ضلال کو

السقر ویرحم الله علماء الدین الی یوم الدین فی اعلی علیین بجاه من کان

دوزخ مین ڈالے اور علماء دین کو قیامت کے روز اعلے علیین مین فراغ بخشے اوس شخص کے برکت سے

شأووسنه جبریل الامین صلی الله وسلم علیه وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین

جسکا جبریل امین خادم ہے درود بھیجے اللہ اور سلام اوسپر اور تمام انبیاء اور مرسلین پر

وعلی آل کل وصحابته اجمعین آمین یارب العالمین قاله العبد الجانی وکتبه

اور ہر ایک کے تمام آل اور اصحاب پر آمین یارب العالمین یہہ تقریر بندہ گنہگار کے ماورا اوسکو

بيده الفاني كثير النا سي المنسوب في المكة المشرفة بالفارسي لحقر العباد الراجي العفو

اپنے دست فانی سے کثیر النا سے نے جو مکہ مشرفہ مین فارسی نسبت کیا جاتا ہی احقر العباد امید وار عفو

من رب العباد عبد الرحمن بن محمد مراد اضعف المدرسين بمكة الامين

رب العباد کا عبد الرحمن ابن محمد مراد اضعف المدرسین مکہ شریفین

عفى الله عنه وعن والديه وجميع المسلمين امين

درگذر کرے اللہ اوسے اور اوسکے ماباپ سے اور تمام مسلمانون سے آمین

عبد الرحمن
بن محمد مراد

ما اجاب به مولينا الكرام من المفاتي والعلماء العظام المقيمين بمكة الله

جو کہ ہمارے بزرگ صاحبون مفتیون اور بزرگ علمائی جو مکہ شریف مین مقیم ہین جواب دیا ہے

الحرام هو الحري بالقبول (رحمت الله) موهري علماء المدينة المنورة

یہہ ہی قبولیت کی لائق ہے مہرین مدینہ منورہ کے علماء کے

الحمد لله على قدر الامكان والصلوة والسلام على سيدنا محمد سيد ولد عدنان

حمد اللہ کو ہے بقدر طاقت اور درود اور سلام ہمارے سردار محمدؐ جو سردار اولاد عدنان کا ہے

وبعد فاقول والله المستعان على ان ما ذكره زيد هو القول السديد والعمل به

اور بعد اسکے بس مین کہتا ہون اور اللہ مدد گار ہے کہ جو زید نے ذکر کیا ہے قول محکم وہ ہی ہے اور اوسپر عمل کرنا

هو الفعل الحميد لانه الحق الذي لا ريب فيه لوجوب التقليد لاحد الائمة الاربعة

وہ ہے عمل پسندیدہ ہے اسلئے کہ وہ حق ہی اوسمین کچھہ شک نہین کیونکہ تقلید کسی ایک چارون امام

المجتهدين لانهم عرفوا الادلة وبينوا لما صح وثبت عن سيد المرسلين

وَهَيْهَاتَ هَيْهَاتَ اَنْ يَلْحَقَ بِهِمْ غُبَارٌ اَوْ يُجَارِيَ فَضْلَهُمْ فِي مِضْمَارٍ وَالْاِجْتِهَادُ قَدِ انْسَدَّ

اور افسوس افسوس کہ انپر غبار پڑے یا اونکا فضل میدان مین مقابلہ کیا جاوے اور اوسکے بعد اجتہاد کا دروازہ

بَابُهُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَمَنِ ادَّعَى اَنَّ لَهُ قُدْرَةً عَلَى ذٰلِكَ وَيَعْمَلُ بِخِلَافِ الْمَنْصُوْصِ عَلَيْهِ عَنْ

بند ہوگیا اور جو شخص دعوی کرے کہ مین انپر قدرت رکھتا ہون اور صاحب مذہب کے قول ظاہر سے خلاف

صَاحِبِ الْمَذْهَبِ فَلَا عِبْرَةَ بِاجْتِهَادِهِ وَقَوْلُهُ مَرْدُوْدٌ وَلَا يُعْمَلُ بِهِ وَاِقْدَامُهُ عَلٰى مِثْلِ

عمل کرے تو اوسکے اجتہاد کا کچھ اعتبار نہین اوسکا قول مردود ہے اور عمل نہین ہے اور اسکا ایسا دعوے

ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى سَخَافَةِ عَقْلِهٖ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ بِحَقِيْقَةِ الْفَقِيْرِ اِلَيْهِ عَزَّ شَانُهٗ

اوسکی بے وقوفی کی دلیل ہے اور اللہ سبحانہ وتعالے دانا تر ہے اوسکو حاجت مند درگاہ الٰہی

مُحَمَّدٌ مُصْطَفَى الْيَاسُ مُفْتِي الْمَدِيْنَةِ الْمُنَوَّرَةِ سَابِقًا

محمد مصطفی الیاس نے جو مدینہ منورہ مین پہلے مفتی تھا لکھا ہے

مَا قَالَهٗ زَيْدٌ فَهُوَ حَقٌّ وَالْاِتِّبَاعُ بِهٖ اَحَقُّ حَرَّرَهُ الْفَقِيْرُ اِلَى الْاٰلَاءِ رَبِّهِ الْقَدِيْرِ

جو کہ زید کہتا ہے یہہ حق ہے اور اوسکا اتباع سزاوار تر اسکو حاجت مند نعماء الٰہی

نَصِيْبُ زَادَهُ السَّيِّدُ مُحَمَّدٌ جَلَالُ الدِّيْنِ الْقَاضِيْ بِالْمَدِيْنَةِ الْمُنَوَّرَةِ عَلٰى سَاكِنِهَا

نصیب زادہ سید محمد جلال الدین نے جو مدینہ منورہ کا قاضی ہی لکھا وہان کے رہنے

اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالتَّحِيَّةِ غُفِرَ لَهُمَا

محمد جلال الدین

اَقُوْلُ وَاَنَا الْفَقِيْرُ

افضل صلوۃ اور تحیہ ہے

مین کہتا ہون اور مین حاجتمند

اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى عَبْدُ الْجَبَّارِ مِلَّةً النَّقْشَبَنْدِيَّةُ بِاَنَّ عُلَمَائَنَا الْحَنَابِلَةَ نَصُّوْا عَلٰى وُجُوْبِ

اللہ تعالی کا عبد الجبار نقشبندی کہ ہمارے علماء حنبلی مذہب صاف کہہ چکے ہین

تقلید لحد لائمۃ الاربعۃ فقط واللہ اعلم	عبد الجبار الشافعی الشنبری مفتی الحنفیا	الذی اقولہ
کہ تقلید کسی ایک کی چاروں امامون مین سے جب ہے اور اللہ دانا تر ہے		جو کہ مین کہتا ہون

وادین اللہ تعالی بہ ان طقالہ زید ھو الحق المبین ومنھج المومنین والصواب الذی

اور معاملہ کرتا ہون اللہ سے بہہ ہی کہ زید کہتا ہی وہ ہی حق ظاہر ہے اور مومنین کا رہستہ اور ایسا صواب کہ

یجب للمصیر الیہ والصراط المستقیم الذی ینبغی المسیر علیہ کتبہ الفقیر الیہ تعالی

طرف پہرنا واجب ہے اور ایسے سیدہی راہ کہ اوسپر چلنا سزاوار ہے اسکو حاجتمند الہی

السید جعفر ابن السید اسماعیل البرزنجی مفتی الشافعیۃ بالمدینۃ المنورۃ عفی عنہما

سید جعفر ابن السید اسماعیل برزنجے نے جو مدینہ منورہ مین شافعی مذہب کا مفتی ہی لکہا خدا اون

والمسلمین امین	جعفر حسینے البرزنجی	الفقیر الی مولاہ حسن بن المرحوم حسین
اور تمام مسلمین سے درگذر فرماوے		حاجت مند اپنی مولا کا حسن بن مرحوم حسین

الرءہ سکوتی المدرس بالمسجد الشریف النبوی	طنی عفی عنہ	کتبہ العبد الحقیر
روسکوتی مسجد شریف نبوی کا مدرس		اسکو عبد حقیر

اقل من یرثی خادم العلم بحرم جدہ ابراہیم بن السید محمد خیار الحسنی محرمی

کمترین خلق خادم علم حرم نبوی ابا ہیثم بن سید محمد خیار حسنی محرمی

عفی عنہ	ابراہیم بن خیار	احقر الوری الملتجی الی الطیبۃ الطیبۃ الخادم للعلوم
عفی عنہ نے لکہا		احقر خلق الہی والا طیبہ طیبہ یعنے مدینہ کا خادم العلوم

فی المدرسۃ المحمودیۃ بہ	السید یوسف	الفقیر الی مولاہ تعالی محمد علی ابن المرحوم
مدرسہ محمودیہ کا		حاجت مند اپنی مولا کا محمد علی ابن مرحوم

السید

السید ظاہر الوتری خادم طلبۃ العلم بالمسجد الشریف لنبوی اللہ ولیہ

سید ظاہر وتری خادم طلاب مسجد شریف نبوی کا اللہ اوسکا والی ہے

الفقیر الی مولاہ المتوکل علیہ عبد الجلیل بن المرحوم عبد السلام برادہ خادم

حاجت مند اپنی مولا کا بھروسہ کرنیوالا اوسپر عبد الجلیل ابن مرحوم عبد السلام خادم

السعادۃ عبد الجلیل مرجو

العلم الشریف بطیبۃ کافل اللہ لہ الحمد للہ والصلوۃ

علم شریف کا مدینہ مین اللہ اوسکا کافی ہے حمد اللہ کو ہی اور درود

والسلام علی رسول اللہ وعلی آلہ ومن تبع ھداہ وبعد فما قیل فی تقلید الائمۃ

اور سلام اوسکے رسول پر اور اوسکی آل پر اور جو اوسکی ہدایت کا تابع ہوا اوسکے بعد ائمہ مجتہدین

المجتہدین وحماۃ الدین ھو المعول علیہ وادلتہ من الکتاب والسنۃ کثیرۃ شھیرۃ

اور دین کی حامیون تقلید مین جو گفتگو ہے وہ ہی معتمد علیہ ہے اور اوسکی دلایل قرآن اور حدیثون مین بہت مشہور ہین

لمن لہ بصیرۃ وما ینکرہ الا من فسدت لہ السریرۃ وخاض مع الخائضین

جسکو بینائی ہو اور اوسکا انکار وہی کرتا ہی جسکی طبیعت مین فساد ہی اور نکرار کرنیوالون کے ساتھ بہکتا ہی

مع غایۃ قصور فی تحقیق جزئیات امور الدین اعتمادا علی اوھام عقلہ السقیمۃ

باوجودیکہ امور دینی کی جزئیات کی تحقیق مین قاصر ہے اپنے عقل سقیم کی وہمون پر اعتماد کرتا ہے

وترک اقوال اھل النقول الصحیحۃ وجودۃ القریحۃ وھذا شان من حکم

اور ناقلان صحیح اور تیز طبیعتون کے اقوال کو چھوڑتا ہے اور یہہ ہی حال ہی جو اپنی

عقلہ السقیم الاوھام کالمعتزلۃ ومن تبعھم الی یوم القیامۃ والسلام آمین

عقل سقیم کے وہمون کو محکم کرتے ہین جیسے فرقہ معتزلی اور قیامت تک جو اونکی تابع ہین والسلام آمین

قاله الفقير الى الله الراجي عبد الله بن السيد احمد راجي لطف الله في

بهه قول فقير الى الله اميد وار عبد الله بن سيد احمد دارين بن لطف الهي كے اميد وار كاهي

الدارين ٥٥

السيد عبد الله بن السيد احمد المدرس

مواهير العجم

مواهير علماء الهند وستان

بسم الله الرحمن الرحيم

ما قاله المريد من التزام مذهب معين فهو صحيح لما عليه العلماء ووقع الاتفاق

اهل السنة والجماعة على وجوب التزام مذهب الواحد والله اعلم بالصواب

واليه المرجع والمآب حرره

محمد قطب الدين | محمد عبد الرب | ضياء الدين خواجه

صح ما قال زيد الفقيه وبطل عمرو السفيه

محمد يوسف | محمد مسعود

عند اهل السنة والجماعة حرره

سيد محبوب علي جعفري

الذي قاله زيد فهو الحق الصريح والذي قاله عمرو فهو الزعم القبيح حرره

محمد رب الله

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي انزل علينا والصلوة على سيدنا محمد

الافضل خطابا والسلام على ابي حنيفة الفارق عن الخطاء صوابا

اما بعد فاثبت زيد حق الشريعة ليهتدي به عمرو ومن كان

على طريق الشيعة والله اعلم وعلمه احكم حرره

محمد شاه

ما قاله زيد فهو الصواب بما هو مدلول الكتاب والسنة واهل السنة

والجماعة

والجماعة حررته | محمد شاه | ما حررته المجيب صحيح بناء على الروايات
المذكورة في الجواب الراقم | محمد علي عفي عنه | طلع الحق حتى الطلوع
وسطع الصدق حتى السطوع والحق أحق بالاتباع وأولى لأن الحق
يعلو ولا يعلى حررته | محمد حسين الفقير | قد انعقد الإجماع بحسب العمل
من العلماء الأعلام والفضلاء الكرام والأولياء العظام وصلحاء أهل
الإسلام من المفسرين والمحدثين والفقهاء المتقنين والمجتهدين في الدين
بل اتفقت الأمة المرحومة كافة في جميع الأوطان والأوطار والأمكنة
والأمصار والأزمنة والأعصار بعد تقرر المذاهب الأربعة على
أن يتبع كل واحد منهم مذهبا معينا بالإحسان فما من أحد إلا يتمسك
بمذهب بل كل إلى إمام معين ينسب كما ينسب الابن إلى الأب فما حنفي
أو شافعي أو مالكي أو حنبلي وبالجملة كيف يسوغ لأحد من المسلمين
أن يخالف إجماع علماء الدين ويتبع غير سبيل المؤمنين ويذر ما أجمع
عليه إلى هذا الزمن وما رآه المسلمون حسنا فهو عند الله حسن حررته العبد
المذنب | محمد شاه حسين | لا شك في أمر التقليد قد اتفقت عليه الآراء
وتلقاه بالقبول العلماء والصلحاء فمن ابتغى وراء ذلك سبيلا
لا تجد له مرشدا ودليلا حررته العبد المعتصم بالله | محمد لطف الله
بسم الله الرحمن الرحيم نحمد الله وحده ونصلي على من لا نبي بعده

مَا قَالَهُ زَيْدٌ فَهُوَ صَحِيحٌ لَا يَأْتِيهِ بَاطِلٌ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

حَرَّرَهُ محمد عبد الحق

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاَصَلِّي وَاُسَلِّمُ عَلٰى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَ
اَصْحَابِهِ اَجْمَعِيْنَ اِعْلَمُوْا يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اَيَّدَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِاِتِّبَاعِهِ
وَاِتِّبَاعِ رَسُوْلِهِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اِنَّ مَا قَالَهُ زَيْدٌ فَهُوَ الْحَقُّ الصَّرِيْحُ وَعَلَيْهِ
اَهْلُ التَّحْقِيْقِ وَالْاِنْصَافِ وَمَا قَالَهُ عَمْرٌو فَهُوَ الْقَوْلُ الْقَبِيْحُ لَا يَحُوْمُ حَوْلَهُ اِلَّا
مَنْ لَهُ الضَّلَالَةُ وَالْاِعْتِسَافُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ نَمَّقَهُ

محمد عبد الله عفی عنه

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ذِي الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْهَادِي بِاَقْرَبِ الطُّرُقِ اِلٰى دَارِ السَّلَامِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ الْغُرِّ
الْكِرَامِ اِعْلَمُوْا يَا مَعْشَرَ الْاِسْلَامِ اَنَّ مَا قَالَهُ زَيْدٌ هُوَ مَقْبُوْلٌ لَدَى الْعُلَمَاءِ الْاَعْلَامِ
وَمَا قَالَهُ عَمْرٌو غَيْرُ مُسَلَّمٍ عِنْدَ الْفُضَلَاءِ الْعِظَامِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَحْكَمُ

كَتَبَهُ الٰہی بخش عفی عنہ

حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا اَلَّتِيْ يَعْلُوْا وَلَا يُعْلٰى وَلَهُ الْحَمْدُ فِي
الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى وَالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْمُجْتَبٰى وَاٰلِهِ الَّذِيْنَ هُمْ نُجُوْمُ الْهُدٰى
اَمَّا بَعْدُ فَلَا يَخْفٰى عَلٰى مَنْ اُوْتِيَ حَظًّا مِنَ الْكُتُبِ وَغَيْرِ فِطْنَتُهُ الْقَاصِرُ عَنِ
اللُّبَابِ اَنَّ التَّحْقِيْقَ الَّذِيْ اَفَادَهُ الْوَاقِفُ عَلٰى نُكَاتِ الْمَعْقُوْلِ وَالْمَنْقُوْلِ الْعَرِيْفُ
بِغَوَامِضِ الْفُرُوْعِ وَالْاُصُوْلِ اَعْنِيْ زَيْدًا زَيْدَ فَيْضُهُ وَعَمَّ اِحْسَانُهُ نَفِيْسٌ
عَبْقَرِيٌّ وَلَطِيْفٌ بَهِيٌّ لَا يَحُوْمُ حَوْلَهُ الْاِرْتِيَابُ بَلْ جُمْلَةُ حَقٍّ وَصَوَابٌ
كَيْفَ وَهُوَ بَدَلُ الْجُهْدِ فِيْ تَصْحِيْحِهِ وَاَعْمَلَ الْهِمَّةَ فِيْ تَنْقِيْحِهِ كَلَامًا رَاٰى

نظیرہ

نظیرہ الا السحجل وما بصر عدیلہ الا الاحول جعل اللہ تعالیٰ
سعیہ مشکورا وتالیفہ عن عین الاعیاء مستورا واما ما جرہ عمرو
فکلہ عمرا وولہ عن الطائل عاطل واجرہ مملو من الباطل واللہ اعلم بالصواب
وعندہ ام الکتاب حررہ العبد المعتصم باللہ الصمد ابو البرکات رکن الدین
محمد المدعو بتراب علی

محمد تراب علی

الواجب علی العامی تقلید
الفقہاء لئلا یکون عاملا علی الھواء وتقلید الواحد منھم اقرب الی
الضبط وابعد عن الخبط واللہ الھادی للرشاد والموفق للسداد حررہ

محمد نور الحسن

حامدا وشاکرا ومصلیا ومسلما بر طالبان سبیل
صواب ورشاد واعنان طریق رشد وسداد واضح وھویدا
ولائح وبیدا باد کہ قول زید صواب صحیح وحق صریح ہست حررہ

محمد وجیہ

احمد علی

مواھیر علماء پنجاب

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک
انت الوھاب اعلموا یا معشر المسلمین وفقنا اللہ وایاکم لاقتداء
الائمۃ المجتھدین وحفظنا وایاکم عن اغواء المبتدعین ان ما
قالہ زید احیاہ اللہ الاسلام کما احیی سنۃ اھل الاسلام من وجوب
تقلید المجتھد وحرمۃ الخروج من المذاھب الاربعۃ ووجوب الاخذ
بمذھب معین من المذاھب الاربعۃ فھو حق حقیق بالقبول مطابق

الكتاب وسنة الرسول المقبول منعقد عليه اجماع العلماء الراسخين
كيف لا وعليه اساس الدين ولا يرغب عنه الا من اتخذ الهه هواه و
اضله الله على علمه وختم على سمعه وقلبه وجعل على بصره غشاوة
فمن يهديه من بعد الله افلا تذكرون حررہ قادر بخش
حامدا ومصليا ما قاله زيد فهو حقيق بالقبول عند اهل المعقول و
المنقول وما ينكره الا الجهول ونعوذ بالله من شرور انفسنا وهو حسبنا
والحمد لله رب العالمين والصلوة على سيد المرسلين واله واصحابه اجمعين
كتبه عبد الرحمن ملتانی ما قاله زيد فهو المقبول والمعمول عند اهل السنة
والجماعة وما قاله عمرو فهو المخالف للمعقول والمنقول كتبه خادم
العلماء غلام نبی ملتانی قادر بخش ملتانی فتح محمد سلگرامی ثم پوری ثم اردو ملتان نحمد الله على
توفيقه ونسأله هداية طريقه ونصلي على حبيبه صلى الله عليه
وعلى اله واصحابه ونسلم اما بعد فقول زيد مطابق بالكتاب والسنة
والاجماع والقياس فهو حقيق بان يسمع سمع القبول فهو مذهبنا ومن
مشائخنا رضوان الله عليهم اجمعين كتبه ملا خدا بخش ملتانی عفی عنه شهدت
وختمت على ان علماء الدين الذين زينوا هذه الرسالة بعلامات
ايديهم ومواهيرهم كلهم مع جامع هذه الرسالة من اهل السنة
والجماعة ايدهم الله تعالى على الدين المتين وايانا امين يا رب العلمين حررہ نور محمد ملتانی

مُدَّعِي زَيْدٍ ثَابِتٌ حَقٌّ عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ حَرَّرَهُ | احمد الدين

مَا قَالَهُ زَيْدٌ هُوَ الدِّيْنُ اسْتَقَرَّ عَلَيْهِ قَوَاعِدُ الْاِسْلَامِ وَتَقَرَّرَ عَلَيْهِ اٰرَاءُ عُلَمَاءِ
الْاَنَامِ وَالَّذِيْ اَدَّعَاهُ عَمْرٌو مُتَمَسِّكًا بِالْكَرِيْمَةِ فَهٰذَا مَتْوُلَّدٌ مِنْ قِلَّةِ تَحَرُّزِهٖ
فِي الْاُصُوْلِ وَكَثْرَةِ تَجَرُّدِهٖ عَنِ الْحَقِّ الْمَعْقُوْلِ وَلَنِعْمَ مَا قَالَ بَعْضُ الظُّرَفَاءِ
مِنَ الْعُلَمَاءِ قُرْاٰنٌ مَجِيْدٌ مَالِ سَخِيٌّ اَسْتَ غَبِيٌّ وَزَكِيٌّ بَانْ تَمَسُّكْ تَوَانْ كَرْدٍ

وَهٰذَا وَاللّٰهُ الْعَاصِمُ حَرَّرَهُ | سلطان محمود | مَا قَالَ زَيْدٌ مِنَ الْاِتِّبَاعِ وَتَقْلِيْدِ
مَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ وَجَدْنَاهُ حَقًّا مُطَابِقًا لِلْمَعْقُوْلِ وَالْمَنْقُوْلِ وَمُوَافِقًا
لِلْفُرُوْعِ وَالْاُصُوْلِ وَمَا قَالَ عَمْرٌو مُخَالِفًا لِلْاِجْمَاعِ نَجَّانَا اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ هٰذَا

الْاِعْتِقَادِ كَتَبَهُ اَحْقَرُ عِبَادِ اللّٰهِ | سكين عبد الله | محمد احسن | بسم الله الرحمن الرحيم

مَا اَدَّعَاهُ زَيْدٌ فَهُوَ ثَابِتٌ بِاٰيَاتٍ قَطْعِيَّةٍ وَاَحَادِيْثَ مَشْهُوْرَةٍ وَاِجْمَاعِ
اُمَّةٍ وَقِيَاسٍ صَحِيْحٍ وَهُوَ مَعْمُوْلٌ فِي الْاَمْصَارِ وَاَكْنَافِ الْعَالَمِ وَاَطْرَافِهٖ فَصَارَ
مُجْمَعًا عَلَيْهِ مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ قَوْلًا وَفِعْلًا ظَاهِرًا بَيِّنًا وَمَا قَالَهُ عَمْرٌو
فَتَسْوِيْلَاتُ نَفْسَانِيَّةٌ وَتَخَيُّلَاتٌ فَلْسَفِيَّةٌ سَبَبُهَا نُقْصَانٌ فِي عِلْمِ الْفِقْهِ

مِنَ الْاُصُوْلِ وَالْفُرُوْعِ وَاِعْرَاضٌ عَنِ الطَّرِيْقَةِ الْحَقَّةِ حَرَّرَهُ | فتح محمد

لَا شَكَّ اَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى الْعَامِّيِّ تَقْلِيْدُ اَحَدِ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ
تَعَالٰى وَالْتِزَامُ اِتِّبَاعِ الْوَاحِدِ مِنْهُمْ اَقْرَبُ اِلٰى ضَبْطِ الْاَحْوَالِ وَاَبْعَدُ مِنْ
تَشَتُّتِ الْبَالِ وَاللّٰهُ هُوَ الْمُوَفِّقُ لِلسَّدَادِ حَرَّرَهُ | محمد اسد | مَا اَدَّعَاهُ زَيْدٌ

من تقليد المعين وغيره فهو حق لتوارث الأمة إلى هذا الآن على تقليد
الأئمة الأربعة وتقليد المعين لهذا لم يختلطوا المذاهب حرره
فقير ضياء الدين

عبد السيد — ما قال زيد فهو ضبط واصوب — فقير خدا بخش — ما قال زيد

فثابت وحق وما قال عمرو فهو عمرو وزائد خادم العلماء — فتح محمد عفى عنه

افتاء العلماء من اهل السنة والجماعة على ما حرره زيد في المتن فهو صحيح
ومصحح حرره — احمد يار — بعد الحمد لله العلي العظيم والصلوة على رسوله
النبي الكريم وعلى اله وصحبه الذين فازوا بفوز العميم ان ما قاله زيد فهو
الحق الصريح وما قاله عمرو فهو الباطل القريح حرره — فقير عبد العلي

ما قاله زيد فهو حق جزاه الله تعالى مني وعن سائر المسلمين لان
العوام في هذا الزمان سيما من لاحظ لهم من العلم قد بلغوا في الجهالة
حتى رغبوا عن تقليد الامام ابي حنيفة رحمه الله تعالى ويسمون انفسهم
موحدين فذلك المجيب قد اثبت التقليد من الكتب المعتبرة فجاء الحق
حرره — حافظ ذكاء لاهوري — قاضي عظيم الدين لاهوري — مفتي تاج الدين لاهوري — امام الدين لاهوري امام مسجد بادشاهي

حامدا ومصليا لقد اصاب زيد واجاد وسلك سبيل الرشاد
وكلامه موافق للسنة والكتاب واجماع اولي الالباب جزى الله الملك الوهاب
ومخالفه ضال ومضل بلا ارتياب حرره — قاضي احمد الله — حامدا ومصليا
ومسلما ما قاله زيد الرشيد فهو مطابق بكلام الملك الكريم المجيد

وموافق لاحادیث النبی العظیم الحمید وما قالہ عمر وھو سبیل الی الطغیان
ویمیل الی البھتان نعوذ باللہ منہ والشیطان بمبایعۃ الامام النعمان حررہ
رحیم بخش عفی عنہ

صاحب درالمختار در درالمختار و شیخ ابن ہمام در تحریر الاصول و شیخ ابن حاجب مالکی در مختصر اصول و غیرہم گفتہ اند
ان الرجوع بعد العمل ممنوع بالاتفاق و صاحب بحر الرائق در رسائل زینیہ گفتہ فوجب علی مقلد
ابی حنیفۃ العمل ولا یجوز لہ العمل بقول غیرہ لما نقل الشیخ قاسم فی تصحیحہ عن جمیع
الاصولیین انہ لا یصح الرجوع عن التقلید بعد العمل بالاتفاق حررہ حسن شاہ بٹالوی

آید دانست کہ تقلید معین ثابت بالاجماع و مخالف وی ضال و مبتدع است حررہ
سید شہاب الدین بٹالوی

ما حررہ المجیب النجیب فی تقلید الامام الواحد من الائمۃ الاربعۃ فھو مطابق
بالکتاب والسنۃ وموافق لاقوال السلف ومن کان مدعیا بخلافہ یجب علیہ
ان یرجع عنہ بالتوبۃ کتبہ حافظ محمد حسن سیر الحمد للہ علی ما قررہ العلماء الجہابذۃ
وحررہ الفضلاء الاساتذۃ من وجوب تقلید احد الائمۃ الاربعۃ فما اعتقدہ
الرشید من وجوب التقلید فھو حق لا ینقص علیہ ولا یزید کفت ھذہ الرسالۃ
حجۃ وبرھانا فی تصویب قول زید فمن لم یعمل بھا فھو متبع شیطان مرید
وکان کعمر وضل واضل عن سبیل اللہ ان الذین یضلون عن السبیل فلھم
عذاب شدید حررہ حافظ عزیز السید شمیری وطنا والحنفی مذہبا

مواہیر علمای ولایت

ما قال زید فی ھذہ الرسالۃ فھو مقبول عندنا اھل السنۃ والجماعۃ
حررہ مراد دست محمد ورد و جہان ست ما قالہ زید فھو المعمول بہ عندنا اھل السنۃ

والجماعة حرره غلام حسن ما حكم زيد في هذه الرسالة هو المقبول وعليه
المعمول عندنا اهل السنة والجماعة حرره عبد الغفار ما قاله زيد
فهو مقبول لنا ومعمول لنا وافتيت به واقضيت عليه حرره عبد
ما قال زيد في هذه الرسالة فهو صواب وموافق بالكتاب والسنة واجماع
الامة والقياس الصحيح وما قال عمرو فهو خطاء وزائد مخل واد عمر حرره
ما قال زيد فهو معمول لي ولجميع قضاة زماننا ولبواقي اهل السنة والجماعة
فاقضيت عليه وامضيت به وكتبت على حاشية هذا الكتاب وختمت عليه
لاظهار ان هذا الكتاب مقبول حرره سعد الدين

رحمة الله السلام
العبد راح الى

خادم شرع نبي
محمد اكرم

زند بر فرق دشمن تيغ بران
كه عبد الحق غلام شاه جيلان

حكم شد از خداے احي مجيد
افوض امري الى الله

كاتب محكمه شرع محمد سعيد

قضا مو بكلك قلم رنگين
كه شد رواج شريعت بنام سعد الدين

حكم شد از خداے لم يزلي
غلام محمد امين شرع نبي

راح العبد الى رحمة السلام

بر نيكلك قضا بنگين قدر
وافوض امري الى الله

مفتي شرع نبي مير محمد عمر

بهر اجراي امور شرع انور شد مدير
قاضي القضاة دوران عبد الرحمن سعيد

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين والصلوة على سيد المرسلين
قد وقع الفراغ من تحرير هذه الرسالة الشريفة في شهر الشعبان
سنة خمسة وثمانين بعد الف ومائتين من هجرة سيد الثقلين